بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبق (۱)

علم نحو کی تعریف: علم نحو وہ علم ہے جس سے اسم، فعل اور حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کا طریقہ اور معرب و مبنی ہونے کے اعتبار سے ہر کلمے کے آخری حرف کی حالت معلوم ہو۔

موضوع: اس علم کا کلمہ اور کلام ہے۔

غرض و غایت: اس علم کی یہ ہے کہ انسان عربی بولنے اور لکھنے میں لفظی غلطی سے محفوظ رہے۔

سبق (۲)

جو بات انسان کے منہ سے نکلتی ہے اسے لفظ کہتے ہیں۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) موضوع (۲) مہمل

موضوع: وہ لفظ ہے جو معنی دار ہو۔ جیسے: زید

مہمل: وہ لفظ ہے جو معنی دار نہ ہو۔ جیسے: دیز (زید کا الٹا)

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں: (۱) مفرد (۲) مرکب

classmate
Date
Page

مفرد کو

مفرد: وہ اکیلا لفظ ہے جو ایک معنی پر دلالت کرے، اور اسے کلمہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

اسم: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہوں اور تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جا رہا ہو۔ جیسے: (رَجُلٌ) مرد (قَضْبٌ) ساگ۔

فعل: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہوں، اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس پایا جا رہا ہو۔ جیسے: (خَلَقَ) اس نے پیدا کیا۔

حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم نہ ہوں۔ جیسے: (مِنْ) سے۔

سبق (۳)

مرکب: وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے مل کر بنا ہو۔ اور مرکب کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مرکب مفید (۲) مرکب غیر مفید

مرکب مفید: وہ مرکب ہے کہ جب بات کہنے والا بات کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو۔ خبر کی مثال جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ۔ طلب کی مثال جیسے: اِضْرِبْ

مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ جملہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) جملہ خبریہ　　　(۲) جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے۔ جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) جملہ اسمیہ　　　(۲) جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو، دوسرا جز خواہ اسم ہو یا فعل۔ جیسے:

زَیدٌ عَالِمٌ، زَیدٌ عَلِمَ۔

جملہ اسمیہ کا پہلا جز مسند الیہ ہوتا ہے اور اس کو مبتدا کہتے ہیں، اور دوسرا جز مسند ہوتا ہے اور اس کو خبر کہتے ہیں۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو۔ جیسے: ضَرَبَ زَیدٌ۔

جملہ فعلیہ کا پہلا جز مسند ہوتا ہے اور اس کو فعل کہتے ہیں، اور دوسرا جز مسند الیہ ہوتا ہے اور اس کو فاعل کہتے ہیں۔

(اسم مسند اور مسند الیہ ہو سکتا ہے، فعل مسند ہو سکتا ہے مسند الیہ نہیں ہوتا، حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ)۔

Date
Page

اسناد: دو کلموں میں سے ایک کی دوسرے کی طرف نسبت کرنا اس طور پر مخاطب کو پوری بات معلوم ہو۔

مسندالیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی اسناد کی جائے۔ جیسے۔ اللّٰہ غَنِیٌّ اور اللّٰہ خَلَقَ میں اللّٰہ۔

مسند: وہ اسم یا فعل ہے جس کی کسی اسم کی طرف اسناد کی جائے۔ جیسے: اللّٰہ غَنِیٌّ اور اللّٰہ خَلَقَ میں غَنِیٌّ اور خَلَقَ۔

سبق (۲)

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے۔ جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں۔ (۱) امر (۲) نہی (۳) استفہام (۴) تمنی (۵) ترجی (۶) عقود (۷) ندا (۸) عرض (۹) قسم (۱۰) فعل تعجب۔

(۱) امر: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی کام کے کرنے کو طلب کیا جائے۔ جیسے: اِضْرِبْ (مار تو) لِیَضْرِبْ زَیْدًا (چاہیئے کہ مارے زید)۔

(۲) نہی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی کام کے نہ کرنے کو طلب کیا جائے۔ جیسے:

لَاتَضْرِبْ (مت مار تو)۔

(۳) استفہام: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی شئی کے متعلق سوال کیا جائے۔ جیسے:

هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ (کیا زید نے مارا)۔

(۴) تمنی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی محبوب شئی کے حصول کی آرزو کی جائے۔ جیسے:

لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ (کاش کہ زید حاضر ہوتا)

(۵) ترجی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی ممکن شئی کے حصول کی امید کی جائے۔ جیسے:

لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ (امید ہے کہ عمرو غائب ہوگا)

(۶) عقود: وہ جملے انشائیہ ہیں جو کسی معاملہ کو ثابت کرنے کے لئے بولے جائیں۔ جیسے:

بِعْتُ (میں نے بیچا) اِشْتَرَيْتُ (میں نے خریدا) چنانچہ خرید و فروخت کے بعد اگر

بولے جائیں تو جملہ خبریہ ہونگے۔

(۷) ندا: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں حرف ندا کے ذریعہ کسی کو آواز دے کر اپنی طرف متوجہ

کیا جائے۔ جیسے: یَا اَللّٰهُ (اے اللہ!)۔

(۸) عرض: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ مخاطب سے نرمی کے ساتھ کسی کام کو طلب کیا جائے۔ جیسے: اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا (کیا آپ ہمارے پاس نہیں آئے کہ خیر کو پہنچیں)۔

(۹) قسم: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں حرف قسم اور مقسم بہ کے ذریعہ اپنی بات کو پختہ کیا جائے۔ جیسے: وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا (خدا کی قسم ضرور بالضرور ماروں گا میں زید کو)۔

حرف قسم: وہ حرف ہے جس کے ذریعہ قسم کھائی جائے۔

مقسم بہ: وہ اسم ہے جس کی قسم کھائی جائے۔ جیسے: وَاللّٰہِ میں "وَ" کے ذریعہ "اللہ" کی قسم کھائی گئی ہے۔ لہٰذا "وَ" کو حرف قسم اور "اللہ" کو مقسم بہ کہیں گے۔

(۱۰) فعل تعجب: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں ایسے صیغہ کے ذریعہ حیرت ظاہر کی جائے جو حیرت ظاہر کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے: مَا اَحْسَنَ زَیْدًا (کیا ہی اچھا ہے زید) اَحْسِنْ بِزَیْدٍ (کس قدر حسین ہے زید)۔

سبق (۵)

مرکب غیر مفید: وہ مرکب ہے کہ جب بات کہنے والا بات کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو۔ مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) مرکب اضافی (۲) مرکب بنائی (۳) مرکب منع صرف (۴) مرکب توصیفی

(۱) مرکب اضافی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں ایک اسم کی اضافت (نسبت) دوسرے اسم کی طرف کی جائے۔ جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام)

اضافت: ایک اسم کی دوسرے اسم کی طرف اس طرح نسبت کرنا کہ پہلا اسم دوسرے کو جر دے۔

classmate
Date
Page

مضاف: وہ اسم ہے جس کی کسی دوسرے اسم کی طرف اضافت کی جائے۔

مضاف الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف کسی دوسرے اسم کی اضافت کی جائے۔ جیسے:

غُلامُ زَیْدٍ۔ ترکیب ہوگی، غلام مضاف، زید مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ

سے مل کر مرکب اضافی ہوا۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

سبق (۶)

(۲) مرکب بنائی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں بلا نسبت دو اسموں کو ملا کر ایک کر لیا گیا

ہو، اور دوسرا اسم کسی حرف کو شامل ہو یعنی اپنے اندر لیے ہوئے ہو، جیسے: اَحَدَ عَشَرَ

سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک، اصل میں یہ اَحَدٌ وَعَشَرٌ وتِسْعَةٌ وعَشَرٌ تھے۔ "واو" کو

حذف کر کے دونوں اسموں کو ملا کر ایک کر لیا گیا ہے۔ مرکب بنائی کے دونوں جز مبنی

بر فتحہ ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے، کہ اس کا پہلا جز معرب ہوتا ہے۔

اَحَدَ عَشَرَ سے لے کر تِسْعَةَ عَشَرَ یعنی انیس (۱۹) تک کے اعداد مرکب بنائی ہیں۔

ان کے علاوہ اور بہت سے کلمات مرکب بنائی کے ساتھ لاحق کئے جاتے ہیں،

جیسے: صَبَاحَ مَسَاءَ (صبح و شام) لَيْلَ نَهَارَ (رات دن) حِيْنَ حِيْنَ

(وقت بوقت) بَيْتَ بَيْتَ (گھر گھر)۔

classmate
Date
Page

(۳) **مرکب منع صرف:** وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں بلا نسبت دو اسموں کو ملا کر ایک کر لیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو شامل نہ ہو یعنی اپنے اندر لئے ہوئے نہ ہو۔ اور اس کے دونوں جزوں میں سے کوئی جز حرف بھی نہ ہو۔ جیسے: بَعْلَبَكُّ اور حَضْرَ مَوْتُ۔ مرکب منع صرف کا پہلا جز اکثر علماء کے نزدیک مبنی بر فتحہ ہوتا ہے اور دوسرا جز معرب ہوتا ہے۔

(مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا جز ہوتا ہے۔ جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ قَائِمٌ، عِنْدِی أَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا، جَاءَ بَعْلَبَكُّ)۔

مرکب توصیفی: وہ مرکب غیر مفید ہے جو دو اسموں سے مل کر بنے اور دوسرا اسم اپنے سے پہلے اسم یا اس کے متعلق کی حالت بیان کرے۔ جیسے: اَلرَّجُلُ الْعَالِمُ (عالم مرد)۔ مرکب توصیفی کے پہلے جز کو موصوف اور دوسرے جز کو صفت کہتے ہیں۔

موصوف: وہ اسم ہے جس کی حالت بیان کی جائے۔

صفت: وہ اسم ہے جو اپنے سے پہلے اسم یا اس کے متعلق کی حالت بیان کرے۔

جیسے: اَلرَّجُلُ الْعَالِمُ۔

classmate
Date
Page

سبق (۷)

کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا، خواہ دونوں کلمے لفظوں میں موجود ہوں۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ اور زَیْدٌ قَائِمٌ۔ یا ایک کلمہ اس میں پوشیدہ ہو۔ جیسے: اِضْرِبْ کہ ایک کلمہ "اَنْتَ" اس میں پوشیدہ ہے۔ اور کلمے دو سے زیادہ بھی ہوتے ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔

جب جملے کے کلمات زیادہ ہو جائیں تو اسم، فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے الگ کر لینا چاہیئے، اور غور کرنا چاہیئے کہ معرب ہے یا مبنی، عامل ہے یا معمول اور جاننا چاہیئے کہ کلمات کا تعلق ایک دوسرے کے ساتھ کیسا ہے تاکہ مسند اور مسند الیہ معلوم ہو جائیں اور جملہ کے صحیح معنی متعین ہو جائیں۔

علاماتِ اسم یہ ہیں: الف، لام یا حرفِ جر اس کے شروع میں ہو۔ جیسے: اَلْحَمْدُ و بِزَیْدٍ۔ یا تنوین اس کے آخر میں ہو۔ جیسے: زَیْدٌ۔ یا مسند الیہ ہو۔ جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ میں زَیْدٌ۔ یا مضاف ہو۔ جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ میں غُلَام۔ یا مصغر ہو۔ جیسے: قُرَیْشٌ۔ یا منسوب ہو۔ جیسے: بَغْدَادِیٌّ۔ یا تثنیہ ہو۔ جیسے: رَجُلَانِ۔

9 یا جمع ہو۔ جیسے: رِجَالٌ ۔ 10 یا موصوف ہو۔ جیسے جاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ ۔

11 یا تائے متحرک اس کے آخر میں ملی ہوئی ہو۔ جیسے: ضَارِبَةٌ ۔

مصغر: وہ اسم ہے جو فُعَیْلٌ، فُعَیْعِلٌ یا فُعَیْعِیْلٌ کے وزن پر لایا گیا ہو تاکہ کسی اسم کی حقارت، چھوٹائی یا محبت وغیرہ پر دلالت کرے۔ جیسے: رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ (چھوٹا مرد) جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ (چھوٹی نہر) قِرْطَاسٌ سے قُرَیْطِیْسٌ (چھوٹا کاغذ)

منسوب: وہ اسم ہے جس کے آخر میں "یاء" مشدد ما قبل مکسور زیادہ کر دی گئی ہو (اس اسم سے نسبت اور تعلق ظاہر کرنے کے لیے) جیسے: دِیُوبَنْدِیٌّ (دیوبند کا رہنے والا) مَکِّیٌّ (مکہ کا رہنے والا)۔

(فعل تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا ہے، فعل کے جو صیغے تثنیہ و جمع کہلاتے ہیں وہ فاعل کے اعتبار سے ہیں۔ جیسے: ضَرَبَا (ان دو مردوں نے مارا) فعل ایک ہی ہے مارنے والے دو ہیں)

سبق (۸)

علاماتِ فعل یہ ہیں: ۱ "قَدْ" کا شروع میں ہونا۔ جیسے: قَدْ ضَرَبَ (اس نے مارا ہے)۔

۲ یا "س" کا ہونا۔ جیسے: سَیَضْرِبُ (عنقریب مارے گا وہ ایک مرد)۔

۳ یا "سوف" ہو۔ جیسے: سَوْفَ یَضْرِبُ (ایک مدت کے بعد مارے گا وہ ایک مرد)۔

۴ یا "حرف جازم" ہو۔ جیسے: لَمْ یَضْرِبْ (اس ایک مرد نے نہیں مارا)۔

۵ یا ضمیر مرفوع متصل ملی ہوئی ہو۔ جیسے: ضَرَبْتَ (تجھ ایک مرد نے مارا)۔

یا تائے تانیث ساکنہ ہو۔ جیسے: ضَرَبَتْ (اس ایک عورت نے مارا)۔

یا امر ہو۔ جیسے: اِضْرِبْ (مار تو)۔ یا نہی ہو۔ جیسے لَا تَضْرِبْ (مت مار تو)۔

یا ایسا مسند ہو جو مسند الیہ نہ بن سکے۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ میں ضَرَبَ۔

اور علامتِ حرف یہ ہے کہ اسم اور فعل کی علامتوں میں سے کوئی علامت اس میں موجود نہ ہو۔

سبق (۹)

کلماتِ عرب کی دو قسمیں ہیں: (۱) معرب (۲) مبنی

(۱) معرب: وہ کلمہ ہے جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدلتا ہے۔ جیسے: جاءَ زیدٌ، رأیتُ زیداً، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں زید۔ "جاءَ" عامل ہے۔ "زید" معرب ہے۔ "ضمہ" اعراب ہے۔ اور "دال" محلِ اعراب ہے۔

عامل: وہ شئی ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر بدلتا ہے۔ جیسے: جاءَ زیدٌ میں جاءَ، رأیتُ زیداً میں رأی اور مررتُ بزیدٍ میں با۔

اعراب: وہ حرکت یا حرفِ علت ساکن ہے جس کے ذریعہ معرب کا آخر بدلتا ہے۔ جیسے: جاءَ زیدٌ، رأیتُ زیداً، اور مررتُ بزیدٍ میں زید کا آخر ضمہ، فتحہ اور کسرہ کے ذریعہ بدل رہا ہے۔

محلِ اعراب: معرب کا آخری حرف ہے۔ جیسے: جاءَ زیدٌ، رأیتُ زیداً اور مررتُ بزیدٍ میں زید کا آخری حرف "دال"۔

(۲) مبنی: وہ کلمہ ہے جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے۔ جیسے: جاء هٰؤلاءِ، رأیت هٰؤلاءِ اور مررت بهٰؤلاءِ میں هٰؤلاءِ۔ کہ بہ حالت رفع و نصب و جر میں برابر ہے۔

سبق (۱۰)

تمام حروف مبنی ہیں، اور افعال میں فعل ماضی، امر حاضر معروف اور فعل مضارع نون جمع مونث اور نون تاکید کے ساتھ مبنی ہیں

(اگر مضارع کے اخیر میں نون تاکید (مشدد یا ساکن) آجائے تو اس صورت میں جمہور کے نزدیک مضارع کے پانچ صیغے (۱) واحد مذکر غائب (۲) واحد مونث غائب (۳) واحد مذکر حاضر (۴) واحد متکلم (۵) تثنیہ و جمع متکلم فتحہ پر مبنی ہو جاتے ہیں۔ جیسے: لَیَضْرِبَنَّ، لَیَضْرِبَنْ)

اسم غیر متمکن مبنی ہے۔ اسم متمکن معرب ہے بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہوا ہو۔

فعل مضارع معرب ہے بشرطیکہ نون جمع مونث اور نون تاکید سے خالی ہو۔

چنانچہ کلام عرب میں ان دو قسموں کے علاوہ کوئی معرب نہیں ہیں، باقی تمام مبنی ہیں۔

اسم غیر متمکن: وہ اسم ہے جو عامل کے ساتھ مرکب نہ ہو یا مبنی الاصل سے مشابہت رکھتا ہو۔

اس کا دوسرا نام اسم مبنی (ھو) ہے۔ جیسے: جاء ھٰذا میں ھٰذا اور تنہا زید عمر بکر وغیرہ۔

مبنی الاصل: وہ کلمہ ہے جو اپنی اصل کے اعتبار سے مبنی ہو، کسی دوسرے کی مشابہت کی وجہ سے مبنی نہ ہو۔ مبنی الاصل تین ہیں: (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف۔

اسم متمکن: وہ اسم ہے جو اپنے علاوہ کے ساتھ مرکب ہو اس طور پر کہ وہاں عامل موجود ہو اور مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو۔ جیسے: جاء زید میں زید۔

سبق (۱۱)

اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں: (۱) ضمیر (۲) اسم اشارہ (۳) اسم موصول (۴) اسم فعل (۵) اسم صوت (۶) اسم ظرف (۷) اسم کنایہ (۸) مرکب بنائی

(۱) ضمیر: وہ اسم غیر متمکن ہے جو متکلم، مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو جس کا ذکر لفظاً، معناً یا حکماً ہو چکا ہو۔ جیسے أنَا (میں) أنتَ (تو) ھُوَ (وہ)۔

ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) ضمیر مرفوع متصل (۲) ضمیر مرفوع منفصل (۳) ضمیر منصوب متصل (۴) ضمیر منصوب منفصل (۵) ضمیر مجرور متصل

classmate
Date
Page

(۱) ضمیر مرفوع متصل: وہ ضمیر مرفوع ہے جو عامل رافع یعنی فعل سے ملی ہوئی ہو۔ یہ چودہ ہیں

جیسے: تُ، نَا، تَ، تُمَا، تُمْ، تِ، تُمَا، تُنَّ، ہُوَ

الف، واو، ھِیَ، الف، نَ۔

واقع

یہ ضمیریں فعل کے آخر میں آتی ہیں اور ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل ہوتی ہیں۔ جیسے:

ضَرَبْتُ، ضَرَبْنَا، ضَرَبْتَ، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُمْ، ضَرَبْتِ

ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُنَّ، ضَرَبَ، ضَرَبَا، ضَرَبُوْا، ضَرَبَتْ

ضَرَبَتَا، ضَرَبْنَ۔

(۲) ضمیر مرفوع منفصل: وہ ضمیر مرفوع ہے جو عامل رافع سے ملی ہوئی نہ ہو۔ یہ چودہ ہیں۔ جیسے:

اَنَا، نَحْنُ، اَنْتَ، اَنْتُمَا، اَنْتُمْ، اَنْتِ، اَنْتُمَا،

اَنْتُنَّ، ہُوَ، ہُمَا، ہُمْ، ہِیَ، ہُمَا، ہُنَّ۔

مرفوع یعنی مبتدا، خبر، فاعل یا نائب فاعل ہوتی ہیں

یہ ضمیریں ترکیب میں مبتدا یعنی فاعل، خبر، فاعل یا نائب فاعل ہوتی ہیں۔ جیسے:

اَنَا مُسْلِمٌ (میں مسلمان ہوں)۔ کَاَنَّہٗ ہُوَ (گویا کہ وہ وہ ہے)۔ مَا ضَرَبَكَ اِلَّا اَنَا

(نہیں مارا تجھ کو مگر میں نے) مَا ضُرِبَ اِلَّا اَنَا (نہیں مارا گیا مگر میں ہی)۔

Date
Page

سبق (۱۲)

(۳) ضمیرِ منصوب متصل: وہ ضمیر منصوب ہے جو عامل ناصب سے ملی ہوئی ہو۔ یہ چودہ ہیں

جیسے: (یْ) مجھے، مجھ کو (نَا) ہم کو (کَ) تجھ ایک مرد کو (کُمَا) تم دو مردوں کو

(کُمْ) تم سب مردوں کو (کِ) تجھ ایک عورت کو (کُمَا) تم دو عورتوں کو (کُنَّ)

سب عورتوں کو (ہٗ) اس ایک مرد کو (ھُمَا) ان دو مردوں کو (ھُمْ) ان سب

مردوں کو (ھَا) اس ایک عورت کو (ھُمَا) ان دو عورتوں کو (ھُنَّ) ان سب عورتوں کو۔

یہ ضمیریں فعل سے مل کر ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہیں، یا اپنے اسم کو نصب دینے

والے حروف سے مل کر ان حروف کا اسم واقع ہوتی ہیں۔ جیسے: ضَرَبَنِيْ، ضَرَبَنَا،

ضَرَبَكَ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُمْ، ضَرَبَكِ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُنَّ

ضَرَبَهٗ، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُمْ، ضَرَبَهَا، ضَرَبَهُمَا،

ضَرَبَهُنَّ۔ اور اسی طرح اِنَّنِیْ میں "یْ"۔

(۴) ضمیر منصوب منفصل: وہ ضمیر منصوب ہے جو عامل ناصب فعل سے ملی ہوئی نہ ہو۔ یہ چودہ ہیں

اِیَّایَ ، اِیَّانَا ، اِیَّاکَ ، اِیَّاکُمَا ، اِیَّاکُمْ ، اِیَّاکِ ، اِیَّاکُمَا ،

اِیَّاکُنَّ ، اِیَّاہُ ، اِیَّاهُمَا ، اِیَّاهُمْ ، اِیَّاهَا ، اِیَّاهُمَا ، اِیَّاهُنَّ ۔

یہ ضمیریں فعل سے پہلے آتی ہیں (اکثر) اور ترکیب میں مفعول بہ مقدم واقع ہوتی ہیں۔ جیسے: اِیَّاکَ ضَرَبْتُ (تجھ ہی کو میں نے مارا)۔

(۵) ضمیر مجرور متصل: وہ ضمیر مجرور ہے جو عامل جار سے ملی ہوئی ہو۔ یہ چودہ ہیں۔ جیسے:

(ی) میرا (نَا) ہمارا (کَ) (کُمَا) (کُمْ) (کِ) (کُمَا) (کُنَّ) (ہٗ) (ھُمَا)

(ھُمْ) (ھَا) (ھُمَا) (ھُنَّ)۔ یہ ضمیریں اگر اسم کے بعد آئیں تو اس وقت ضمیر مجرور

کِتَابِیْ (میری کتاب) کتابُنَا الخ

باضافت کہلاتی ہیں اور ترکیب میں مضاف الیہ واقع ہوتی ہیں۔ جیسے: قَلَمِیْ (میرا قلم)

قَلَمُنَا ، قَلَمُكَ ، قَلَمُكُمَا ، قَلَمُكُمْ ، قَلَمُكِ ، قَلَمُكُمَا ، قَلَمُكُنَّ ، قَلَمُهٗ

قَلَمُهُمَا ، قَلَمُهُمْ ، قَلَمُهَا ، قَلَمُهُمَا ، قَلَمُهُنَّ ۔ اور اگر یہ ضمیریں حرف جر کے بعد آئیں

تو اس وقت ضمیر مجرور بحرف جر کہلاتی ہیں اور ترکیب میں مجرور واقع ہوتی ہیں جیسے: لِیْ (میرے لیے)

لَنَا ، لَكَ ، لَكُمَا ، لَكُمْ ، لَكِ ، لَكُمَا ، لَكُنَّ ، لَهٗ ، لَهُمَا ، لَهُمْ ، لَهَا ، لَهُمَا ، لَهُنَّ ۔

Date ______
Page ______

سبق (۱۳)

(۲) اسم اشارہ: وہ اسم غیر متمکن ہے جو کسی محسوس چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

مشارٌ الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف اشارہ حسیہ کیا جائے۔ جیسے: ھٰذا القلم (یہ قلم)

اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) اسمائے اشارہ برائے قریب (۲) اسمائے اشارہ برائے بعید

(۱) اسمائے اشارہ برائے قریب یہ ہیں: (ھٰذا) واحد مذکر قریب کے لیے (ھٰذان، ھٰذَیْنِ) تثنیہ مذکر قریب کے لیے (ھٰذِہٖ، تا، تی، ذہ) واحد مؤنث قریب کے لیے (ھٰتانِ، ھٰتَیْنِ) تثنیہ مؤنث قریب کے لیے (ھٰؤُلاءِ، أُولاءِ) جمع مذکر و مؤنث قریب کے لیے۔

(۲) اسمائے اشارہ برائے بعید یہ ہیں: (ذَالِكَ) واحد مذکر بعید کے لیے (ذَانِكَ، ذَیْنِكَ) تثنیہ مذکر بعید کے لیے (تِلْكَ) واحد مؤنث بعید کے لیے (تَانِكَ، تَیْنِكَ) تثنیہ مؤنث بعید کے لیے (أُولٰئِكَ) جمع مذکر و مؤنث بعید کے لیے۔

(مشارٌ الیہ مذکور اور جامد ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کو مبدل منہ اور مشار الیہ کو بدل کہیں گے۔ جیسے: ھٰذَا الْقَلَمُ نَفِیْسٌ۔ اور مشتق ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کو موصوف اور مشار الیہ کو صفت کہیں گے۔ جیسے: ھٰذَا الْعَالِمُ جَیِّدٌ۔ اور مشارٌ الیہ مذکور

نہ ہونے کی صورت میں محل وقوع کے اعتبار سے ترکیب ہوگی، کبھی مبتدا ہوگا اور ما بعد خبر۔ جیسے: هٰذَا الرَّجُلُ۔ اور کبھی فاعل ہوگا۔ جیسے: قَالَ هٰذَا (میں هٰذَا)

(۳) اسم موصول: وہ اسم غیر متمکن ہے جو بغیر صلہ کے جملہ کا جزء تام نہ بن سکے۔

صلہ: وہ جملہ خبریہ یا شبہ جملہ ہے جو اسم موصول کے بعد اس کے معنی پورے کرنے کے لیے لایا جائے۔ صلہ میں اسم موصول کی طرف لوٹنے والی ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے:

جَاءَ الَّذِي أَبُوهُ عَالِمٌ (آیا وہ شخص عالم ہے جس کا باپ)

صدر صلہ: وہ اسم یا فعل ہے جو صلہ کے شروع میں ہو۔ خواہ مسند ہو یا مسند الیہ۔ جیسے:

جَاءَ الَّذِي أَبُوهُ عَالِمٌ میں أَبُوهُ۔

اسمائے موصولہ یہ ہیں: (اَلَّذِی) وہ ایک مرد جو کہ (اَللَّذَانِ، اَللَّذَیْنِ) وہ دو مرد جو کہ (اَلَّذِیْنَ) وہ سب مرد جو کہ (اَلَّتِی) وہ ایک عورت جو کہ (اَللَّتَانِ، اَللَّتَیْنِ) وہ دو عورتیں جو کہ (اَللَّاتِی، اَللَّوَاتِی) وہ سب عورتیں جو کہ (مَا) وہ چیز جو کہ (مَنْ) وہ شخص جو کہ (اَیٌّ، اَیَّةٌ) کون جو کہ کونسا، کیسا۔ (ال بمعنی الّذی) اسم فاعل اور اسم مفعول کے شروع میں۔ جیسے: اَلضَّارِبُ، اَلْمَضْرُوْبُ یہ اَلَّذِی ضَارِبٌ اور اَلَّذِی مَضْرُوْبٌ کے معنی میں ہے۔

بنی طے کی لغت میں (ذو بمعنی الّذی) جیسے: جَاءَنِی ذُو ضَرَبَكَ (آیا وہ شخص جس نے تجھے مارا) یہ جَاءَنِی الَّذِی ضَرَبَكَ کے معنی میں ہے۔

(ایٌّ اور ایَّۃٌ معرب ہیں)

(البتہ اگر ایٌّ اور ایَّۃٌ مضاف ہوں اور صدر صلہ مبتدا ضمیر محذوف منوی (لفظوں سے حذف اور دل میں موجود) ہو تو اسم موصول مبنی بر ضمہ ہوتے ہیں - جیسے : اُذْخُرْ اَیُّھُمْ آخِذٌ مَالَكَ (میں ڈانٹوں گا ان میں سے اس شخص کو جو لینے والا ہے تمہارے مال کو)

اس کی اصل اُذْخُرْ اَیَّھُمْ ھُوَ آخِذٌ مَالَكَ ہے)

سبق (۱۲)

(۳) اسم فعل : وہ اسم غیر متمکن ہے جو فعل کے معنی میں ہو اور فعل کی علامتوں کو قبول نہ کرتا ہو -

اسم فعل کی دو قسمیں ہیں : (۱) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی (۲) اسمائے افعال بمعنی امر حاضر

(۱) اسمائے افعال بمعنی امر حاضر کی مثال : جیسے : رُوَیْدًا بمعنی اَمْھِلْ امر حاضر (چھوڑ)

بَلْهَ بمعنی اُتْرُكْ امر حاضر (چھوڑ) حَیَّھَلْ بمعنی اَقْبِلْ امر حاضر (متوجہ ہو)

ھَلُمَّ بمعنی جِئْ بِهٖ امر حاضر (لاؤ) دُوْنَكَ بمعنی خُذْ امر حاضر (پکڑ)

عَلَیْكَ بمعنی اَلْزِمْ امر حاضر (لازم پکڑ) ھَا بمعنی خُذْ امر حاضر (پکڑ) -

(۲) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی کی مثال : جیسے : ھَیْھَاتَ بمعنی بَعُدَ فعل ماضی (وہ دور ہوا)

شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ فعل ماضی (وہ جدا ہوا) سَرْعَانَ بمعنی سَرُعَ فعل ماضی (اس نے جلدی کی) -

classmate
Date
Page

(۵) اسم صوت: اسم صوت وہ اسم غیر متمکن ہے جس کے ذریعہ کسی چیز کی آواز نقل کی جائے۔ یا

کسی چوپائے کو آواز دی جائے۔ اول کی مثال: جیسے: اُخ اُخ (کھانسی کی آواز)

اُف اُف (درد کی آواز) بَخ بَخ (خوشی کی آواز) غَاقِ غَاقِ (کوے کی آواز)

دوسرے کی مثال: جیسے: نَخ نَخ (اونٹ بٹھانے کے لیے)۔

سبق (۱۵)

(۶) اسم ظرف: وہ اسم غیر متمکن ہے جو کسی کام کے وقت یا جگہ پر دلالت کرے۔ اور فی کے معنی کو شامل ہو۔

اسم ظرف کی دو قسمیں ہیں: (۱) ظرفِ زمان (۲) ظرفِ مکان

(۱) ظرفِ زمان: وہ اسم ہے جو کسی کام کے وقت پر دلالت کرے۔ جیسے: اِذْ، اِذَا،

مَتٰی، کَیْفَ، اَیَّانَ، اَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ۔ عَوَضُ

قَبْلُ، بَعْدُ جس وقت مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوفِ منوی ہو۔

(۲) ظرفِ مکان: وہ اسم ہے جو کسی کام کی جگہ پر دلالت کرے۔ جیسے: حَیْثُ۔

تَحْتُ، قُدَّامُ، فَوْقُ جس وقت مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوفِ منوی ہو۔

Classmate
Date
Page

(۷) اسم کنایہ: وہ اسم غیر متمکن ہے جو مبہم بات یا مبہم عدد پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔
یہ چار ہیں: کَمْ، کَذَا یہ مبہم عدد پر بولے جاتے ہیں۔ جیسے: کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ؟
(کتنے درہم ہیں تیرے پاس) کَذَا دِرْهَمًا عِنْدِيْ (اتنے درہم ہیں میرے پاس)۔
کَيْتَ اور ذَيْتَ یہ مبہم بات پر بولے جاتے ہیں۔ جیسے: قَالَ زَيْدٌ ذَيْتَ وَذَيْتَ۔
(زید نے ایسا ایسا کہا)۔ (کیت اور ذیت ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتے ہیں۔ لہذا
قال زید ذیت وذیت کی ترکیب ہوگی "قال" فعل "زَيْدٌ" فاعل "ذَيْتَ وَ
ذَيْتَ" مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا)۔

(۸) مرکب بنائی: جیسے: أَحَدَ عَشَرَ۔

سبق (۱۶)

عموم وخصوص کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) معرفہ (۲) نکرہ

(۱) معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی معین یعنی خاص چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ معرفہ کی سات قسمیں
ہیں: (۱) ضمیر (۲) علم (۳) اسم اشارہ (۴) اسم موصول (ان دونوں کو مبہمات کہتے ہیں)
(۵) معرف باللام (۶) المضاف الی المعرفہ (۷) معرفہ بندا۔

classmate

Date ______
Page ______

علم : وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ اور اس وضع میں وہ کسی دوسرے کو شامل نہ ہو۔ جیسے: خَالِدٌ ، مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَۃُ ، زَمْزَمُ۔

معرفہ باللام والف : وہ اسم ہے جس پر الف ولام داخل کرکے معرفہ بنا لیا گیا ہو۔ جیسے: (رَجُلٌ) کوئی مرد نکرہ سے (اَلرَّجُلُ) مرد معرفہ بنا لیا گیا ہے۔

مضاف الی المعرفہ : وہ اسم ہے جو معرفہ ندا کے علاوہ معرفہ کی پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: غُلَامُہٗ ، غُلَامُ زَیْدٍ ، غُلَامُ ھٰذَا ، غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ ، غُلَامُ الرَّجُلِ۔

معرفہ ندا : وہ اسم ہے جو حرفِ ندا کے ذریعہ پکارے جانے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہو۔ جیسے: یَارَجُلُ (اے مرد)

(۲) نکرہ : وہ اسم ہے جو کسی غیر معین یعنی عام چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے: رَجُلٌ ، فَرَسٌ۔

Date ______
Page ______

سبق (۱۷)

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) مذکر (۲) مؤنث

(۱) مذکر: وہ اسم ہے کہ جس میں علامت تانیث لفظی یا تقدیری نہ ہو۔ جیسے: رَجُلٌ۔

(۲) مؤنث: وہ اسم ہے کہ جس میں علامت تانیث لفظی یا تقدیری ہو۔ جیسے: اِمْرَاۃٌ۔

علامت تانیث چار ہیں: (۱) تا جیسے طَلْحَۃُ۔ (۲) الف مقصورہ جیسے حُبْلٰی۔ (۳) الف ممدودہ جیسے: حَمْرَاءُ۔ (۴) تائے مقدرہ جیسے: اَرْضٌ کہ اصل میں یہ اَرْضَۃٌ تھا اُرَیْضَۃٌ کی دلیل کے ساتھ، اس لیے کہ تصغیر اسماء کو اپنی اصل پر لے آتی ہے، اور اس کو مؤنث سماعی کہتے ہیں۔

الف مقصورہ: وہ الف لازمہ ہے جو اسم معرب کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے ہمزہ زائدہ نہ ہو۔ جیسے: حُبْلٰی۔

الف ممدودہ: وہ الف یعنی ہمزہ زائدہ ہے جو اسم معرب کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے ہمزہ زائدہ ہو۔ جیسے اَحْمَرَاءُ۔

ذات کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: (۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث لفظی

(۱) مؤنث حقیقی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں کوئی جاندار مذکر ہو۔ جیسے: اِمْرَاۃٌ کہ اس کے مقابلے میں رَجُلٌ مذکر ہے۔ نَاقَۃٌ کہ اس کے مقابلے میں جَمَلٌ مذکر ہے۔

(۲) مؤنث لفظی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں کوئی جاندار مذکر نہ ہو۔ جیسے: ظُلْمَۃٌ، قُوَّۃٌ۔

علامت کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: (۱) مؤنث قیاسی (۲) مؤنث سماعی

(۱) مؤنث قیاسی: وہ مؤنث ہے جس میں علامتِ تانیث لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے: خَالَۃٌ۔

(۲) مؤنثِ سماعی: وہ مؤنث ہے جس میں علامتِ تانیث لفظوں میں موجود نہ ہو۔ محض اہلِ عرب سے سننے کی وجہ سے اس کو مؤنث مان لیا گیا ہو۔ جیسے: عَیْنٌ (آنکھ)۔

سبق (۱۸)

عدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: (۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع

(۱) واحد: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے۔ جیسے: رَجُلٌ۔

(۲) تثنیہ: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے، اور اس کے واحد کے آخر میں الف یا یائے ماقبل مفتوح اور نونِ مکسور زیادہ کر دیا گیا ہو۔ جیسے: رَجُلٌ سے رَجُلَانِ، رَجُلَیْنِ۔

(۳) جمع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے۔ اور اس کے واحد میں تغیر کر دیا گیا ہو۔

خواہ تغیر لفظی ہو۔ جیسے: رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ یا تقدیری ہو۔ جیسے: فُلْكٌ کہ اس کا

واحد بھی فُلْكٌ ہے قُفْلٌ کے وزن پر اور اس کی جمع بھی فُلْكٌ ہے اُسُدٌ کے وزن پر۔

(فُلْكٌ بروزنِ قُفْلٌ میں جو ضمہ اصلی ہے، فُلُكٌ بروزنِ اُسُدٌ میں اس کو

عارضی مان کر تغیر کر دیا گیا ہے)۔

لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمعِ تکسیر (۲) جمعِ تصحیح

(۱) جمعِ تکسیر: وہ جمع ہے کہ جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے، یعنی مفرد کے حروف کی ترتیب

یا حرکات و سکنات میں لفظی یا تقدیری تغیر ہوا ہو۔ جیسے: رِجَالٌ، فُلْكٌ، اُسُدٌ۔

جمعِ تکسیر کے اوزان ثلاثی میں سماع سے تعلق رکھتے ہیں اور قاعدہ کا ان میں کوئی دخل نہیں

ہے۔ لیکن رباعی اور خماسی میں "فَعَالِلُ" کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے: جَعْفَرٌ سے

جَعَافِرُ، جَحْمَرِشٌ سے جَحَامِرُ۔ پانچویں حرف کے حذف کے ساتھ۔

Date
Page

سبق (۱۹)

(۲) جمع تصحیح: وہ جمع ہے کہ جس میں واحد کا وزن سلامت رہے یعنی مفرد کے حروف کی ترتیب یا حرکات و سکنات میں لفظی یا تقدیری نہ ہوا ہو۔ جمع تصحیح کو جمع سالم بھی کہتے ہیں۔

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم

(۱) جمع مذکر سالم: وہ جمع ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، اور اس کے واحد کے آخر میں واو ماقبل مضموم یا یائے ماقبل مکسور اور نون مفتوح زیادہ کر دیا گیا ہو۔ جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ۔

(۲) جمع مؤنث سالم: وہ جمع ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، اور اس کے واحد کے آخر میں "الف اور لمبی تا" زیادہ کر دی گئی ہو۔ جیسے: مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ۔

معنی کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت

(۱) جمع قلت: وہ جمع ہے جو دس سے کم پر بولی جائے۔ جمع قلت کے چھ اوزان ہیں:

اَفْعُلٌ جیسے: اَکْلُبٌ (کَلْبٌ کی جمع بمعنی کتا) اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ (قَوْلٌ کی جمع بمعنی بات) اَفْعِلَةٌ جیسے اَعْوِنَةٌ (عَوَانٌ کی جمع بمعنی درمیانی سال)

فِعْلَةٌ جیسے: غِلْمَۃٌ (غُلَامٌ کی جمع یعنی غلام) اور دو جمع سالم بغیر الف و

لام کے۔ ایک جمع مذکر سالم بغیر الف ولام کے۔ جیسے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ۔

دوسرا جمع مؤنث سالم بغیر الف ولام کے۔ جیسے: مُسْلِمَاتٌ۔

(۲) جمع کثرت: وہ جمع ہے جو دس یا دس سے زیادہ پر بولی جائے۔ جمع کثرت کے اوزان جمع

قلت کے چھ اوزان کے علاوہ ہیں۔

اسم جمع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اس کا اس کے لفظ اور معنی

کے اعتبار کوئی مفرد نہ ہو۔ جیسے: نَاسٌ (لوگ) رَهْطٌ (قبیلہ)۔

سبق (۲۰)

اعراب کی کیفیت کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں:

(۱) اعراب لفظی (۲) اعراب تقدیری (۳) اعراب محلی

(۱) اعراب لفظی: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے: جَاءَ نَبِیْلٌ، رَأَیْتُ

نَبِیْلًا، مَرَرْتُ بِنَبِیْلٍ۔

(۲) اعرابِ تقدیری: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو، بلکہ پوشیدہ ہو۔ جیسے:

جَاءَتْ سَلْمٰی، رَاَیْتُ سَلْمٰی، مَرَرْتُ بِسَلْمٰی۔

(۳) اعرابِ محلی: وہ اعراب ہے جو اسمِ مبنی پر آتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اسم مبنی ایسی جگہ واقع ہوا ہے کہ اگر اس کی جگہ کوئی اسم معرب ہوتا، تو لفظاً یا تقدیراً اس پر اعراب آجاتا۔ جیسے: جَاءَ ھٰؤُلَاءِ میں ھٰؤُلَاءِ۔

حالتِ رفعی: اسم کی وہ حالت ہے جس میں اسم مرفوع واقع ہو۔

حالتِ نصبی: اسم کی وہ حالت ہے جس میں اسم منصوب واقع ہو۔

حالتِ جری: اسم کی وہ حالت ہے جس میں اسم مجرور واقع ہو۔

وجوہِ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ قسمیں ہیں: (۱) مفرد منصرف صحیح (۲) مفرد منصرف قائم بمقام صحیح (۳) جمع مکسر منصرف (۴) جمع مؤنث سالم (۵) غیر منصرف (۶) اسمائے ستہ مکبرہ (۷) تثنیہ (۸) کلا اور کلتا جبکہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں (۹) اثنان اور اثنتان (۱۰) جمع مذکر سالم (۱۱) اولو جبکہ اسم جنس کی طرف مضاف ہو (۱۲) عشرون سے تسعون تک (۱۳) اسم مقصور (۱۴) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم

Date
Page

(۱۵) اسمِ منقوص　　(۱۶) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم ۔

(۱) مفرد منصرف صحیح: وہ اسم ہے جو تثنیہ جمع اور غیر منصرف نہ ہو اور اس کا آخری حرف حرفِ علت (و،ی) نہ ہو۔ جیسے: خَالِدٌ ۔ (اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ کے ساتھ حالتِ نصبی میں فتحہ کے ساتھ اور حالتِ جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: جَاءَنِی زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ)۔

(۲) مفرد منصرف قائم مقام صحیح: وہ اسم مفرد منصرف ہے جس کے آخر میں واو یا یا ماقبل ساکن ہو۔ جیسے: دَلْوٌ (ڈول) مَدَنِیٌّ (مدینہ منورہ کا رہنے والا)۔ (اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ کے ساتھ اور حالتِ جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: جَاءَنِی دَلْوٌ، رَأَیْتُ دَلْوًا، مَرَرْتُ بِدَلْوٍ)۔

(۳) جمع مکسر منصرف: وہ جمع مکسر ہے جو منصرف ہو۔ جیسے: رِجَالٌ۔ (اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ کے ساتھ اور حالتِ جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: جَاءَنِی رِجَالٌ، رَأَیْتُ رِجَالًا، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ)۔

classmate
Date
Page

(۴) جمع مؤنث سالم: اس سے مراد وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف اور لمبی تا زائد ہو۔
جیسے: مُسْلِمَاتٌ۔ (اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ کے ساتھ اور حالتِ
نصبی اور جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: هُنَّ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ
مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ)۔

سبق (۲۱)

(۵) غیر منصرف: وہ اسم ہے کہ جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا
سبب جو تنہا دو سببوں کے قائم مقام ہو پایا جائے۔ اسبابِ منع صرف نو ہیں: (۱) عدل
(۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عجمہ (۶) جمع (۷) ترکیب
(۸) وزنِ فعل (۹) الف نون زائدتان۔ جیسے: عُمَرُ، أَحْمَرُ،
طَلْحَةُ، زَيْنَبُ، إِبْرَاهِيمُ، مَسَاجِدُ، مَعْدِيْ كَرِبُ،
أَحْمَدُ، عِمْرَانُ۔ (اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ کے ساتھ اور
حالتِ نصبی اور جری میں فتحہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: جَاءَ عُمَرُ، رَأَيْتُ
عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ)۔

classmate
Date
Page

(۱) عدل: اسم کا بغیر کسی قاعدۂ صرفیہ کے اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر کسی دوسرے صیغے کی طرف چلے جانا اس طرح کہ مادے کے حروف باقی رہیں۔ جیسے: ثُلاثُ (تین تین) اور عُمَرُ۔ (عدل کے چھ اوزان ہیں: فَعَلُ جیسے سَحَرُ (رات کا آخری حصہ) فَعَالُ جیسے قَطَامُ (ایک عورت کا نام) فُعَالُ جیسے ثُلاثُ، مَفْعَلُ مَثْلَثُ (تین تین) فُعَلُ جیسے اُخَرُ (دوسرے) فَعَلُ جیسے: اَمْسُ (گزشتہ کل))۔

(۲) وصف: اسم کا ایسی ذاتِ مبہم پر دلالت کرنا جس میں اس کی کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو۔ جیسے: اَحْمَرُ (سرخ)۔

(۳) تانیث: اسم میں علامتِ تانیث لفظی یا تقدیری کا ہونا۔ جیسے: طَلْحَۃُ۔

(۴) معرفہ: اسم کا معرفہ ہونا۔ معرفہ کی ساتوں قسموں میں سے غیر منصرف کا سبب صرف علم ہوتا ہے۔

(۵) عجمہ: عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان کا لفظ ہونا۔ جیسے: اِبْرَاھِیْمُ۔

(۶) جمع: اسم کا دو سے زیادہ پر دلالت کرنا، اپنے واحد میں لفظی یا تقدیری تغیر کی وجہ سے، یہاں مراد جمع منتہی الجموع ہے۔

جمع منتہی الجموع: وہ جمع تکسیر ہے جس میں الفِ جمع کے دو حرف ہوں یا تین حرف ہوں اور درمیانی حرف ساکن ہو۔ جیسے: مَسَاجِدُ، دَوَابُّ (دَابَّۃٌ کی جمع بمعنی جانور) مَصَابِیْحُ (مِصْبَاحٌ کی جمع بمعنی چراغ)۔

(۷) ترکیب: دو یا دو سے زائد کلموں کا ایک ہونا اس طرح کہ دوسرا اسم کسی حرف کو شامل نہ ہو۔ نیز اس کے دونوں جزوں میں سے کوئی جز حرف بھی نہ ہو۔ جیسے: بَعْلَبَکُّ۔

(۸) وزنِ فعل: اسم کا فعل کے وزن پر ہونا۔ جیسے: شَمَّرَ (حجاج بن یوسف کے گھوڑے کا علم)، دُئِلَ (ایک قبیلہ کا علم)۔

(۹) الف ونون زائدتان: اسم کے آخر میں الف ونون کا زائد ہونا۔ جیسے: عُثْمَانُ، سَکْرَانُ۔

سبق (۲۲)

(۶) اسمائے ستہ مکبرہ: وہ چھ اسم ہیں جو حالتِ تصغیر میں نہ ہوں، تثنیہ اور جمع نہ ہوں

(باپ) (بھائی) (دیور) (شرمگاہ)

یائے متکلم کے علاوہ کی طرف مضاف ہوں۔ جیسے: اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، ھَنٌ

(منہ) (والا)

فَمٌ اور ذو جبکہ اسم جنس کی طرف مضاف ہو۔ جیسے ذو مالٍ۔ (ان کا اعراب حالتِ رفعی میں واو کے ساتھ، حالتِ نصبی میں الف کے ساتھ اور حالتِ جری میں یا کے

ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: جاءنی اَبُوکَ ، رَأیتُ اَباکَ ، مَرَرْتُ بِاَبِیکَ -

(7) مثنیٰ: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے اور اس کے واحد کے آخر میں الف یا یا ماقبل مفتوح اور نونِ مکسور زیادہ کردیا گیا ہو۔ (اس کا اعراب حالتِ رفعی میں الف کے ساتھ، حالتِ نصبی اور جری میں یا ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: جاءَ رَجُلانِ ، رَأیتُ رَجُلَیْنِ ، مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ)۔

(8) کلا اور کلتا: اگر ضمیر کی طرف مضاف ہوں تو (ان کا اعراب حالتِ رفعی میں الف کے ساتھ، حالتِ نصبی اور جری میں یا ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: جاءَ کِلاھُمَا ، رَأیتُ کِلَیْھِمَا ، مَرَرْتُ بِکِلَیْھِمَا)۔ اور کلا اور کلتا اگر اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو (ان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے۔ جیسے: جاءَ کِلَا الرَّجُلَیْنِ ، رَأیتُ کِلَا الرَّجُلَیْنِ ، مررتُ بِکِلَا الرَّجُلَیْنِ)۔

(9) اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ: ان کا اعراب حالتِ رفعی میں الف کے ساتھ، حالتِ نصبی اور جری میں یا ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: جاءَ اِثْنَانِ ، رایتُ اِثْنَیْنِ ، مررتُ بِاِثْنَیْنِ)۔

Date ______
Page ______

سبق (۲۳)

(۱۰) جمع مذکر سالم: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اس کے واحد کے آخر میں واو ماقبل مضموم یا یائے ماقبل مکسور اور نون مفتوح زیادہ کر دیا گیا ہو۔ جیسے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ۔ (اس کا اعراب حالتِ رفعی میں واو ماقبل مضموم کے ساتھ اور حالتِ نصبی اور جری میں یا ماقبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: جاءَ مُسْلِمُوْنَ، رَاَیْتُ مُسْلِمِیْنَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ)۔

(۱۱) اُوْلُوْ: (جبکہ اسم جنس کی طرف مضاف ہو) (اس کا اعراب حالتِ رفعی میں واو ماقبل مضموم کے ساتھ اور حالتِ نصبی اور جری میں یا ماقبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: جاءَ اُوْلُوْ مالٍ، رایتُ اُوْلِی مالٍ، مَرَرْتُ بِاُوْلِی مالٍ)۔

(۱۲) عشرون سے تسعون تک: (ان کا اعراب حالتِ رفعی میں واو ماقبل مضموم کے ساتھ اور حالتِ نصبی اور جری میں یا ماقبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: جاءَ عِشْرُوْنَ رَجُلاً، رَاَیْتُ عِشْرِیْنَ رَجُلاً، مررتُ بعشرینَ رَجُلاً)۔

(۱۳) اسم مقصور: وہ اسم ہے جس کے آخر میں الفِ مقصورہ ہو۔ الفِ مقصورہ: وہ الف لازمہ

ہے جو اسم معرب کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے ہمزہ زائدہ نہ ہو۔ جیسے: موسیٰ۔

(اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ

تقدیری کے ساتھ اور حالتِ جری میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے:

جاءَ مُوْسیٰ، رَاَیْتُ مُوْسیٰ، مَرَرْتُ بِمُوْسیٰ)۔

(خواہ اسم مقصور کا الف باقی رہے۔ جیسے: اَلْعَصَا۔ خواہ اسم مقصور کا الف ساقط

ہو جائے۔ جیسے: عَصاً۔ ہر حالت میں اسم مقصور کا اعراب تینوں حالتوں میں

تقدیری ہوگا)۔

(۱۴) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم: وہ اسم ہے جو جمع مذکر سالم کے علاوہ ہو اور یائے متکلم

کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: غُلَامِی۔ (اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری

کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری کے ساتھ اور حالتِ جری کسرہ تقدیری

کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور لفظوں میں یہ ہمیشہ یکساں ہوتا ہے۔ جیسے: جاءَ غُلَامِی،

رَاَیْتُ غُلَامِی، مَرَرْتُ بِغُلَامِی)۔

classmate

Date ______

Page ______

سبق (۲۴)

(۱۵) اسم منقوص: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یائے لازمہ ماقبل مکسور زیادہ کردی گئی ہو۔ جیسے: اَلْقَاضِیْ وقَاضٍ۔ (اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالت نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ جری میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: جاءَ الْقَاضِیْ وقَاضٍ، رایتُ الْقَاضِیَ وقَاضِیاً، مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ وقَاضٍ)۔

(۱۶) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم: وہ اسم ہے جو جمع مذکر سالم ہو۔ اور یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: مُسْلِمِیَّ۔ (اس کا اعراب حالتِ رفعی میں واو تقدیری کے ساتھ اور حالتِ نصبی اور جری میں یا ماقبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: ھٰؤلاءِ مُسْلِمِیَّ، رایتُ مُسْلِمِیَّ، مررتُ بِمُسْلِمِیَّ)۔

(ھٰؤلاءِ مُسْلِمِیَّ میں مُسْلِمِیَّ کی اصل مُسْلِمُوْنَ یْ تھی، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا، واو اور یا جمع ہوگئے، پہلا حرف ساکن تھا۔ واو کو یا سے بدل کر یا کا یا میں ادغام کردیا گیا۔ مُسْلِمُیَّ ہوگیا، میم کے ضمہ کو یا کی مناسبت سے کسرہ سے بدل دیا۔ مُسْلِمِیَّ ہوگیا)۔

Date ______
Page ______

سبق (۲۵)

فعل مضارع کی اعراب کے اعتبار سے تین حالتیں ہیں:

(۱) حالتِ رفعی (۲) حالتِ نصبی (۳) حالتِ جزمی

(۱) حالتِ رفعی: وہ حالت ہے جس میں فعلِ مضارع مرفوع واقع ہو، یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ فعلِ مضارع عاملِ ناصب وجازم سے خالی ہو۔ جیسے: يَضْرِبُ۔

(۲) حالتِ نصبی: وہ حالت ہے جس میں فعلِ مضارع منصوب واقع ہو، یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ فعلِ مضارع پر عاملِ ناصب (أَنْ، لَنْ وغیرہ) داخل ہوں۔ جیسے: لَنْ يَضْرِبَ۔

(۳) حالتِ جزمی: وہ حالت ہے جس میں فعلِ مضارع مجزوم واقع ہو، یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ فعلِ مضارع پر عاملِ جازم (لَمْ، لَمَّا وغیرہ) داخل ہوں۔ جیسے لَمْ يَضْرِبْ۔

وجوہِ اعراب کے اعتبار سے فعلِ مضارع کی چار قسمیں ہیں:

(۱) فعلِ مضارع صحیح مجرد از ضمائرِ بارزہ مرفوعہ (۲) فعلِ مضارع مفرد معتل واوی ویائی (۳) فعلِ مضارع مفرد معتل الفی (۴) فعلِ مضارع صحیح یا معتل باضمائرِ بارزہ مرفوعہ ونونہائے مذکورہ

(۱) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوعہ: وہ فعلِ مضارع ہے جس کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو اور تثنیہ، جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو۔ جیسے: یَضْرِبُ۔ (اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ کے ساتھ اور حالتِ جزمی میں سکون کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: ھُوَ یَضْرِبُ، لَنْ یَّضْرِبَ، لَمْ یَضْرِبْ)۔

(۲) فعلِ مضارع مفرد معتل واوی و یائی: وہ فعلِ مضارع ہے جس کے آخر میں حرفِ علت واو یا یا ہو اور ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو۔ جیسے: یَغْزُو و یَرْمِیْ۔ (اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ جزمی میں لام کلمہ کے حذف کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: ھُوَ یَغْزُوْ، ھُوَ یَرْمِیْ۔ لَنْ یَّغْزُوَ، لَنْ یَّرْمِیَ۔ لَمْ یَغْزُ، لَمْ یَرْمِ)۔

سبق (۲۶)

(۳) فعل مضارع مفرد معتل الفی: وہ فعلِ مضارع ہے جس کے آخر میں حرفِ علت الف ہو اور ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو۔ جیسے: یَرْضٰی۔

(اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری

کے ساتھ اور حالتِ جزمی میں لام کلمہ کے حذف کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: يَرْضٰى

لَنْ يَّرْضٰى ، لَمْ يَرْضَ)۔

(۲) فعلِ مضارع صحیح یا معتل با ضمائرِ بارزہ مرفوعہ و نونہائے مذکورہ: وہ فعل مضارع

ہے، جس کے آخر میں نون کے ساتھ تثنیہ، جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر

کی ضمائرِ بارزہ مرفوعہ میں سے کوئی ایک ہو۔ جیسے: يَضْرِبَانِ، يَضْرِبُوْنَ،

تَضْرِبِيْنَ۔ (اس کا اعراب حالتِ رفعی میں اثباتِ نون کے ساتھ اور

حالتِ نصبی اور جزمی میں حذفِ نون کے ساتھ ہوتا ہے۔ تثنیہ کی مثال حالتِ

رفعی میں: هُمَا يَضْرِبَانِ، هُمَا يَغْزُوَانِ، هُمَا يَرْمِيَانِ، هُمَا يَرْضَيَانِ۔

جمع مذکر کی مثال حالتِ رفعی میں: هُمْ يَضْرِبُوْنَ، هُمْ يَغْزُوْنَ،

هُمْ يَرْمُوْنَ، هُمْ يَرْضَوْنَ۔ واحد مؤنث حاضر کی مثال حالتِ رفعی میں:

اَنْتِ تَضْرِبِيْنَ، اَنْتِ تَغْزِيْنَ، اَنْتِ تَرْمِيْنَ، اَنْتِ تَرْضَيْنَ۔

تثنیہ کی مثال حالتِ نصبی اور جزمی میں: لَنْ يَّضْرِبَا، لَنْ يَّغْزُوَا،

Date
Page

لَنْ يَّرْمِيَا ، لَنْ يَّرْضَيَا - لَمْ يَضْرِبَا ، لَمْ يَغْزُوَا ، لَمْ يَرْمِيَا ،

لَمْ يَرْضَيَا - جمع مذکر کی مثال حالتِ نصبی اور جزمی میں : لَنْ يَّضْرِبُوا

لَنْ يَّغْزُوْا ، لَنْ يَّرْمُوْا ، لَنْ يَّرْضَوْ - لَمْ يَضْرِبُوْا ، لَمْ

يَغْزُوْا ، لَمْ يَرْمُوْا ، لَمْ يَرْضَوْا - واحد مؤنث حاضر کی مثال

حالتِ نصبی اور جزمی میں : لَنْ تَضْرِبِيْ ، لَنْ تَغْزِيْ ، لَنْ

تَرْمِيْ ، لَنْ تَرْضَيْ - لَمْ تَضْرِبِيْ ، لَمْ تَغْزِيْ ، لَمْ تَرْمِيْ ،

لَمْ تَرْضَيْ) -

سبق (۲۷)

اعراب کے عوامل کی دو قسمیں ہیں : (۱) عاملِ لفظی (۲) عاملِ معنوی

عاملِ لفظی : وہ عامل ہے جو لفظوں میں موجود ہو - عاملِ لفظی کی تین قسمیں ہیں :

(۱) حروف (۲) افعال (۳) اسماء

پہلا باب : حروفِ عاملہ کے بیان میں ، اور اس کی دو فصلیں ہیں :

پہلی فصل : حروفِ عاملہ در اسم کے بیان میں -

Date
Page

حروفِ عاملہ در اسم: وہ حروف ہیں جو اسم میں عمل کرتے ہیں۔

حروفِ عاملہ در اسم کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) حروفِ جر (۲) حروفِ مشبہ بالفعل

(۳) ما و لا مشابہ بلیس (۴) لائے نفی جنس (۵) حروفِ ندا

(۱) حروفِ جر: وہ حروف ہیں جو فعل یا شبہ فعل یا معنئ فعل کا دینے ما بعد اسم کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔ فعل کی مثال جیسے: مَرَرْتُ بِعَامِرٍ۔

شبہ فعل کی مثال جیسے: اَنَا مَارٌّ بِزَیْدٍ (میں زید کے پاس سے گزرنے والا ہوں)۔

معنئ فعل کی مثال جیسے: ھٰذَا فِی الدَّارِ (یہ گھر میں ہے)۔

حروفِ جر سترہ ہیں: با، مِنْ، اِلیٰ، حتّیٰ، فی، لام، رُبَّ، واوِ قسم، تائے قسم، عَنْ، علیٰ، کافِ تشبیہ، مُذْ، مُنْذُ، حاشا، خلا، عدا۔

(یہ حروف اسم پر داخل ہو کر اس کے آخر کو جر دیتے ہیں جیسے: اَلْمَالُ لِزَیْدٍ)

Date ____
Page ____

سبق (۲۸)

(۲) حروفِ مشبہ بالفعل: وہ حروف ہیں جو فعلِ متعدی سے لفظاً، معنیً اور عملاً مشابہت رکھتے ہوں۔ حروفِ مشبہ بالفعل چھ ہیں: إِنَّ (بے شک) أَنَّ (کہ) كَأَنَّ (گویا کہ) لٰكِنَّ (لیکن) لَيْتَ (کاش کہ) لَعَلَّ (امید ہے کہ)۔

(یہ حروف جملہ اسمیہ یعنی مبتدا، خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ ان کے داخل ہونے کے بعد مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں؛ یہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے: إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ (یقیناً زید کھڑا ہے))۔

(۳) ما و لا مشابہ بِلَيْسَ: وہ حروف ہیں جو نفی میں اور مبتدا، خبر پر داخل ہونے میں لیس (فعلِ ناقص) کے مشابہ ہوں؛ (یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے: مَا زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے) لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ (کوئی شخص تم سے افضل نہیں ہے))۔

(لا کے عمل کرنے کی شرط یہ ہے کہ اس کا اسم نکرہ ہو)۔

سبق (۲۶)

(۲) **لائے نفی جنس**: وہ حرف ہے جو جنس سے صفت کی نفی کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے:

لَا کِتَابَ رَجُلٍ جَیِّدًا (مرد کی کتاب عمدہ نہیں ہے)۔

(باعتبارِ عمل لائے نفی جنس کے بعد آنے والے اسم کی چار صورتیں ہیں:

(۱) معرب منصوب (۲) مبنی بر فتحہ (۳) معرب مرفوع (۴) پانچ صورتوں کا جواز

(۱) **معرب منصوب**: جب کہ لائے نفی جنس کا اسم نکرہ (جو مضاف یا مشابہ مضاف ہو)

بلا فصل واقع ہو، مضاف کی مثال جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِي الدَّارِ

(مرد کا کوئی غلام ہوشیار گھر میں نہیں ہے)، مشابہ مضاف کی مثال جیسے: لَا طَالِعًا

جَبَلًا غَافِلٌ (کوئی پہاڑ پر چڑھنے والا غافل نہیں ہے)۔

(۲) **مبنی بر فتحہ**: جب کہ لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مفرد (جو مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو)

بلا فصل واقع ہو۔ جیسے: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ (گھر میں کوئی مرد نہیں ہے)۔

(۳) **معرب مرفوع**: جب کہ لائے نفی جنس کا اسم معرفہ ہو، یا ایسا نکرہ ہو کہ اس کے اور لائے

نفی جنس کے درمیان ایک اسم کا فاصلہ لایا گیا ہو، واضح رہے کہ ایسی صورت میں "لا"

کو دوسرے اسم (مسند الیہ) کے ساتھ مکرر لانا ضروری ہوگا، اس وقت "لا" ملغی ہوگا یعنی عمل نہیں کرے گا، اور وہ اسم ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہوگا، جیسے: لا زیدٌ عندی و لا عمروٌ (میرے پاس نہ زید ہے نہ عمرو)، لا فی الدار رجلٌ و لا امرأۃٌ (گھر میں نہ کوئی مرد ہے نہ عورت)۔

(۴) پانچ صورتوں کا جواز: جب کہ لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مفردہ بلا فصل واقع ہو اور بغیر فصل کے دوسرے اسم نکرہ مفردہ کے ساتھ "لا" کو مکرر لایا گیا ہو۔ پانچ صورتیں یہ ہیں:

(۱) دونوں کا فتحہ: جیسے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ، اس صورت میں دونوں جگہ "لائے نفی جنس کا اسم ہوگا۔ (اللہ کے سوا کوئی طاقت اور قوت نہیں ہے)۔

(۲) دونوں کا رفع: جیسے: لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ، اس وقت پہلا "لا" ملغی اور دوسرا برائے تاکید نفی زائد ہوگا، لائے نفی جنس کے بعد آنے والے دونوں اسم ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہوں گے۔

(۳) پہلے کا فتحہ دوسرے کا رفع: جیسے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ، اس صورت میں پہلا لائے نفی جنس کا اسم ہوگا، اور دوسرے کا پہلے کے محل پر عطف ہوگا، اور "لا" برائے تاکید نفی زائد ہوگا۔

Date ______
Page ______

(۴) پہلے کا فتح، دوسرے کا نصب: جیسے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً إِلَّا بِاللّٰہِ، اس صورت میں پہلا لائے

نفی جنس کا اسم ہوگا، اور دوسرے کا پہلے کے محل پر عطف ہوگا، اور "لا" برائے تاکید لفی زائد ہوگا۔

(۵) پہلے کا رفع دوسرے کا فتح: جیسے: لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ، اس صورت میں پہلا

"لا" مشابہ بلیس کا اسم ہوگا، اور دوسرا لائے نفی جنس کا اسم ہوگا)۔

سبق (۳۰)

(۵) حروفِ ندا: وہ حروف ہیں جو کسی کو متوجہ کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں، یہ اَدْعُوْ فعل کے

قائم مقام ہوتے ہیں۔ جیسے: یَا زَیْدُ۔ حروفِ ندا پانچ ہیں: یَا، اَیَا، ھَیَا، اَیْ، ھمزۂ مفتوحہ۔

(یہ حروف منادی مضاف کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے: یَا عَبْدَ اللّٰہِ (اے عبد اللہ!)۔

اور مشابہ مضاف کو۔ جیسے: یَا طَالِعًا جَبَلًا" (اے پہاڑ پر چڑھنے والے!)۔

اور نکرۂ غیر معین کو (جبکہ کوئی نابینا کہے) یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ (اے کوئی مرد میرا ہاتھ پکڑ)۔

اور اگر منادی مفرد معرفہ ہو تو وہ علامتِ رفع پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے: یَا زَیْدُ،

یَا زَیْدَانِ، یَا مُسْلِمُوْنَ، یَا مُوْسٰی، یَا قَاضِیْ)۔

(اَیْ اور ہمزہ قریب کے لیے، اَیَا اور ھَیَا دور کے لیے، اور یَا قریب اور دور (بعید) دونوں کے لیے عام ہے)۔

classmate
Date
Page

مشابہ مضاف: وہ اسم ہے جو مضاف نہ ہو لیکن مضاف کی طرح دوسرے کلمے کے ملائے بغیر اس کے معنی مکمل نہ ہوں۔ جیسے: قارئٌ کتاباً۔ اس مثال میں قارئ کے معنی کتاباً کے ملائے بغیر مکمل نہیں ہو رہے ہیں۔ لہٰذا اس کو مشابہ مضاف کہیں گے۔ اسمائے عدد ناصبہ بھی

تا التسعة الى

مشابہ مضاف ہوتے ہیں۔ جیسے: عشرون رجلا میں عشرون۔

علاماتِ رفع تین ہیں: (۱) ضمہ: مفرد منصرف صحیح، مفرد منصرف قائم مقام صحیح، جمع مکسر منصرف، جمع مونث سالم اور غیر منصرف میں۔ (۲) الف: تثنیہ میں۔ (۳) واو: جمع مذکر سالم اور اسمائے ستہ مکبرہ میں۔

علاماتِ نصب چار ہیں: (۱) فتحہ: مفرد منصرف صحیح، مفرد منصرف قائم مقام صحیح، جمع مکسر منصرف اور غیر منصرف میں۔ (۲) الف: اسمائے ستہ مکبرہ میں۔ (۳) یا: تثنیہ اور جمع مذکر سالم میں۔ (۴) کسرہ: جمع مونث سالم میں۔

علاماتِ جر تین ہیں: (۱) کسرہ: مفرد منصرف صحیح، مفرد منصرف قائم مقام صحیح، جمع مکسر منصرف اور جمع مونث سالم میں۔ (۲) یا: اسمائے ستہ مکبرہ، تثنیہ اور جمع مذکر سالم میں۔ (۳) فتحہ: غیر منصرف میں۔

Date
Page

سبق (۳۱)

دوسری فصل: حروفِ عاملہ در فعل کے بیان میں۔

حروفِ عاملہ در فعل: وہ حروف ہیں جو فعل میں عمل کرتے ہیں۔

حروفِ عاملہ در فعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) حروفِ ناصبہ (۲) حروفِ جازمہ

(۱) حروفِ ناصبہ: وہ حروف ہیں جو فعل کو نصب دیتے ہیں۔ حروفِ ناصبہ چار ہیں:

أَنْ لَنْ كَيْ إِذَنْ

(۱) أَنْ جیسے: أُرِيْدُ أَنْ تَقُوْمَ (میں تمہارے کھڑے ہونے کو چاہتا ہوں) یہ أُرِيْدُ قِيَامَكَ کے معنی میں ہے۔ (أَنْ فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے اسی لیے اس کو أَنْ مصدریہ کہتے ہیں)۔

(۲) لَنْ جیسے: لَنْ يَخْرُجَ زَيْدٌ (ہرگز نہیں نکلے گا زید) (لَنْ نفی کی تاکید کے لیے آتا ہے)۔

(۳) كَيْ جیسے: أَسْلَمْتُ كَيْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں)۔

(۴) إِذَنْ جیسے: إِذَنْ أُكْرِمَكَ (تب تو میں تیرا اکرام کروں گا) (اس شخص کے جواب میں جو کہے: أَنَا آتِيْكَ غَدًا (میں تیرے پاس کل آؤں گا))۔

سبق (۳۲)

اَن چھ حروف کے بعد مقدرہ ہوتا ہے اور فعلِ مضارع کو نصب دیتا ہے۔

(۱) حتّیٰ کے بعد، جیسے: مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ (چلا میں شہر میں داخل ہونے تک)۔

(۲) لامِ جحد کے بعد، جیسے: مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمْ (اللہ تعالیٰ ہرگز عذاب نہ دیتا ان کو)۔ (لامِ جحد وہ لام ہے جو کانَ منفی کی خبر پر آتا ہے)۔

(۳) اَوْ بمعنی اِلٰی یا اِلّا کے بعد، جیسے: لَاَلْزَمَنَّكَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ (میں تجھ سے چمٹا رہوں گا یہاں تک کہ تو مجھ کو میرا حق دیدے)۔

(۴) واوِ صرف کے بعد، جیسے: لَا تَاْکُلِ السَّمَکَ وَتَشْرَبَ اللَّبَنَ (نہ کھاؤ مچھلی دودھ پینے کے ساتھ)۔ واوِ صرف: ایسا واو عاطفہ ہے جس کے بعد فعلِ مضارع اَن مقدرہ کی وجہ سے منصوب ہو اور اس سے پہلے نفیِ محض یا طلبِ محض ہو۔ اس کو واوِ معیت بھی کہتے ہیں۔

(۵) لامِ کَی کے بعد، جیسے: اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّۃَ (میں اسلام لایا تاکہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں)۔

لامِ کَی: وہ حرفِ جر ہے جس کا ماقبل مابعد کے لیے علت ہو۔

(۶) اس "فا" کے بعد جو چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو۔ (۱) امر جیسے: زُرْنِی فَاُکْرِمَكَ (آپ مجھ سے ملاقات کریں تو میں آپ کا اکرام کروں گا)۔

(۲) نہی جیسے: لَا تَشْتِمْنِی فَاُهِیْنَكَ (تم مجھے گالی نہ دو ورنہ میں تمہیں ذلیل کروں گا)۔

(۳) نفی جیسے: مَا تَاْتِیْنَا فَتُحَدِّثَنَا (آپ ہمارے پاس نہیں آتے کہ ہم سے بات کریں)۔

(۴) استفہام جیسے: اَیْنَ بَیْتُكَ فَاَزُوْرَكَ (کہاں ہے آپ کا گھر تاکہ میں آپ کی زیارت کروں)۔

(۵) تمنی جیسے: لَیْتَ لِیْ مَالًا فَاُنْفِقَ مِنْهُ (کاش کہ میرے لیے کچھ مال ہوتا تو میں اس سے خرچ کرتا)۔ (۶) عرض جیسے: اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا (کیا آپ ہمارے پاس نہیں آتے کہ خیر کو پہنچیں)۔

سبق (۴۳)

(۲) حروفِ جازمہ: وہ حروف ہیں جو فعلِ مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ حروفِ جازمہ پانچ ہیں:

لَمْ، لَمَّا، لامِ امر، لائے نہی، اِنْ شرطیہ

لَمْ، لَمَّا: یہ دونوں فعلِ مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں۔ جیسے: لَمْ یَنْصُرْ (اس نے مدد نہیں کی)، لَمَّا یَنْصُرْ (اس نے اب تک مدد نہیں کی)۔

لامِ امر: وہ لام مکسور ہے جو فعل میں طلب کے معنی پیدا کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے:

لِیَنْصُرْ (چاہیئے کہ مدد کرے وہ ایک مرد)۔

لائے نہی: وہ لا ہے جو فعل کو نہ کرنے کی طلب کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے: لَاتَنْصُرْ

(مدد مت کر تو ایک مرد)۔

اِنْ شرطیہ: جیسے: اِنْ تَنْصُرْ، اَنْصُرْ (اگر تو مدد کرے گا تو میں بھی مدد کروں گا)۔

(اِنْ شرطیہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے: اِنْ تَضْرِبْ، اَضْرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا)۔

پہلے جملے کو "شرط" اور دوسرے کو "جزا" کہتے ہیں۔ اِنْ مستقبل کے لیے آتا ہے اگرچہ ماضی پر

داخل ہو۔ جیسے: اِنْ ضَرَبْتَ، ضَرَبْتُ (اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا) یہاں

جزم محلی ہوگا، اس لیے کہ فعل ماضی معرب نہیں ہے)۔

(جب شرط کی جزا جملہ اسمیہ، امر، نہی یا دعا ہو، تو "فا" کو جزا پر داخل کرنا ضروری ہوگا۔

جیسے: اِنْ تَاْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ (اگر آپ میرے پاس آئیں گے تو آپ کا اکرام کیا جائے گا)

اِنْ رَاَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْہُ (اگر آپ زید کو دیکھیں تو اس کا اکرام کریں)

اِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَا تُہِنْہُ (اگر عمرو آپ کے پاس آئے تو اس کی توہین نہ کریں)

Date ______
Page ______

إِنْ أَكْرَمْتَنِي نَجْزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا (اگر آپ میرا اکرام کریں گے، تو

اللہ آپ کو اس کا اچھا بدلہ عطا کرے گا)۔

سبق (۳۴)

دوسرا باب: افعال کے عمل کے بیان میں۔

تمام فعل عامل ہوتے ہیں، عمل کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں:

(۱) فعلِ معروف (۲) فعلِ مجہول

(۱) فعلِ معروف: وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو یعنی اس کا فاعل معلوم ہو۔

جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ ۔

(فعلِ معروف خواہ لازم ہو یا متعدی فاعل کو رفع دیتا ہے، اور سات اسموں کو نصب

دیتا ہے۔ (۱) مفعولِ مطلق کو۔ جیسے: قَامَ زَيْدٌ قِيَامًا (زید اچھے سے کھڑا ہوا)

ضَرَبَ زَيْدٌ ضَرْبًا (زید نے اچھی طرح مارا)۔ (۲) مفعول فیہ کو۔ جیسے: صُمْتُ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کے دن کا روزہ رکھا)، جَلَسْتُ فَوْقَكَ

(میں تمہارے اوپر بیٹھا) (۳) مفعول معہ کو۔ جیسے: جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ

Date ______
Page ______

(سردی آئی جبوں کے ساتھ) (۴) مفعول لہٗ کو۔ جیسے: قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ

(میں زید کا اکرام کرنے کے لیے کھڑا ہوا)، ضَرَبْتُہٗ تَأْدِیْبًا (میں نے اس کو ادب سکھانے

کے لیے مارا)۔ (۵) حال کو۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا (زید سوار ہونے کی حالت میں آیا)۔

(۶) تمیز کو۔ جبکہ فعل کی فاعل کی طرف نسبت میں ابہام ہو۔ جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا

(زید اچھا ہو گیا ذات کے اعتبار سے)۔ (۷) مستثنیٰ کو۔ جیسے: جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا

زَیْدًا (میرے پاس قوم آئی زید کے سوا)۔ اور فعلِ متعدی مفعول بہٖ کو بھی نصب دیتا

ہے، اور یہ عمل فعلِ لازم کا نہیں ہوتا۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا (زید نے عمرو کو مارا)۔

(۲) فعلِ مجہول: وہ فعل ہے جس کی نسبت نائب فاعل کی طرف ہو۔ یعنی اس کا فاعل معلوم

نہ ہو۔ جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ (زید مارا گیا)۔

فعلِ لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے۔ جیسے: ذَهَبَ زَیْدٌ۔

فعلِ متعدی: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ مفعول بہٖ کی بھی ضرورت ہو۔ جیسے:

فَتَحَ سَالِمٌ الْبَابَ (سالم نے دروازہ کھولا)۔

فعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) فعلِ ناقص (۲) فعلِ تام

Date ______
Page ______

(۱) فعلِ ناقص: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو۔ بلکہ فاعل کی خبر یعنی صفت بیان کرنے کی ضرورت ہو۔ جیسے: کَانَ، صَارَ وغیرہ۔

(۲) فعلِ تام: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے۔ یعنی فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ جیسے: نَصَرَ وغیرہ۔

(مرفوعات آٹھ ہیں: (۱) فاعل (۲) نائب فاعل (۳) مبتداء (۴) خبر (۵) حروفِ مشبہ بالفعل کی خبر (۶) افعالِ ناقصہ کا اسم (۷) ما و لا مشابہ بلیس کا اسم (۸) لائے نفی جنس کی خبر۔

منصوبات بارہ ہیں: (۱) مفعول بہ (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول فیہ (۴) مفعول معہ (۵) مفعول لہ (۶) حال (۷) تمییز (۸) مستثنیٰ (۹) حروفِ مشبہ بالفعل کا اسم (۱۰) ما و لا مشابہ بلیس کی خبر (۱۱) لائے نفی جنس کا اسم (۱۲) افعالِ ناقصہ کی خبر۔

مجرورات دو ہیں: (۱) مضاف الیہ (۲) وہ اسم جس پر حرفِ جر داخل ہو)۔

classmate
Date ______
Page ______

سبق (۳۵)

فاعل: وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو، اسناد کی گئی ہو اس فعل یا شبہ فعل کی اس اسم کی طرف اس طور پر کہ وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو۔ اس پر واقع نہ ہو۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ۔

مفعولِ مطلق: وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد واقع ہو اور وہ فعل اس مصدر کے معنیٰ میں ہو۔ جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں ضَرْبًا، قُمْتُ قِيَامًا میں قِيَامًا۔

مفعول فیہ: وہ اسم زمان یا مکان ہے جس میں فعل مذکور کیا گیا ہو۔ اس کو ظرف بھی کہتے ہیں۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں: (۱) ظرفِ زمان جیسے: صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ میں يَوْمَ۔ (۲) ظرفِ مکان جیسے: جَلَسْتُ عِنْدَكَ میں عِنْدَ۔

(۱) ظرفِ زمان: وہ اسم ہے جو کسی کام کے وقت پر دلالت کرے، جیسے: حِيْنٌ (وقت) لَيْلٌ (رات)۔

(۲) ظرفِ مکان: وہ اسم ہے جو کسی کام کی جگہ پر دلالت کرے۔ جیسے: مَسْجِدٌ (سجدہ کی جگہ)، خَلْفٌ (پیچھے)۔

Page

سبق (۳۶)

مفعول معہ: وہ اسم ہے جو "واو" بمعنی مع کے بعد مذکور ہو۔ جیسے: جَاءَ الْبَرْدُ وَ الْجُبَّاتِ (سردی آئی جبوں کے ساتھ) یہ جَاءَ الْبَرْدُ مَعَ الْجُبَّاتِ کے معنی میں ہے۔

مفعول لہ: وہ اسم مصدر ہے جو ایسی چیز پر دلالت کرے جو فعلِ مذکور کا سبب ہو۔ جیسے: قُمْتُ اِکْرَاماً لِزَیْدٍ میں اِکْرَاماً (میں زید کا اکرام کرنے کے لیے کھڑا ہوا)۔

سبق (۳۷)

حال: وہ اسم نکرہ ہے جو بوقتِ صدورِ فعل، فاعل کی حالت بیان کرے۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ رَاکِباً میں رَاکِباً (زید سوار ہونے کی حالت میں آیا) یا بوقتِ وقوعِ فعل، مفعول بہ کی حالت بیان کرے۔ جیسے: ضَرَبْتُ زَیْداً مَشْدُوداً میں مَشْدُوداً (میں نے زید کو بندھے ہوئے ہونے کی حالت میں مارا) یا دونوں کی حالت بیان کرے۔ جیسے: لَقِیْتُ زَیْداً رَاکِبَیْنِ میں رَاکِبَیْنِ (میں نے زید سے اس حالت میں ملاقات کی کہ دونوں سوار تھے)۔ فاعل اور مفعول بہ کو ذوالحال کہتے ہیں۔

ذوالحال: وہ فاعل یا مفعول بہ ہے جس کی حالت بیان کی جائے۔ جیسے:

جاء زیدٌ راکباً اور ضربتُ زیداً مشدوداً میں زید۔

(ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم لانا ضروری ہوگا۔

جیسے: جاءنی راکباً رجلٌ (مرد میرے پاس سوار ہونے کی حالت میں آیا)۔

اور حال جملہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے: رأیتُ الامیرَ وھُوَ راکبٌ (میں نے امیر کو دیکھا اس

حالت میں کہ وہ سوار تھا))۔

سبق (۳۸)

تمیز: وہ اسم ہے جو ابہام یعنی پوشیدگی کو دور کرے۔ عدد سے۔ جیسے: عِندِی اَحَدَ

عَشَرَ دِرْھَماً (میرے پاس گیارہ درہم ہیں)۔ یا وزن سے۔ جیسے: عِندِی رِطْلٌ

زَیْتاً (میرے پاس ایک رطل زیتون ہے)۔ یا ناپ سے۔ جیسے: عِندِی قَفِیزَانِ

بُرّاً (میرے پاس دو قفیز گیہوں ہیں)۔ یا پیمائش سے۔ جیسے: مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ

رَاحَةٍ سَحَاباً (آسمان میں ایک بالشت کے بقدر بھی بادل نہیں ہے)۔ یا نسبت سے

جیسے طابَ زیدٌ نَفْساً (زید اچھا ہو گیا ذات کے اعتبار سے)۔

ممیز: وہ اسم ہے جس سے پوشیدگی دور کی جائے۔ جیسے: عِندِی رِطْلٌ زَیْتاً میں رِطْلٌ۔

classmate
Date
Page

مفعول بہ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید نے عمرو کو مارا)۔

(یہ تمام منصوبات جملے کے پورے ہونے کے بعد واقع ہوتے ہیں، جملہ فعل اور فاعل سے پورا ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ منصوبات زائد ہیں)۔

سبق (۳۹)

فاعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) مظہر یعنی اسم ظاہر جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ۔

(۲) مضمر یعنی ضمیر، خواہ بارز یعنی ظاہر ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ میں "ت" ضمیر۔

خواہ مستتر یعنی پوشیدہ ہو۔ جیسے: زیدٌ ضَرَبَ۔ کہ ضرب کا ھُوَ (فاعل) ضمیر ہے جو ضَرَبَ میں پوشیدہ ہے۔

(جب فاعل مؤنث حقیقی یا مؤنث کی ضمیر ہو تو علامتِ تانیث فعل میں لانا ضروری ہے جیسے: قَامَتْ ھِنْدٌ، ھِنْدٌ قَامَتْ کہ ھِیَ ضمیر فاعل اس میں پوشیدہ ہے۔

فاعل اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی اور فاعل اسم ظاہر جمع تکسیر میں دونوں صورتیں جائز ہیں جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔ قَالَ الرِّجَالُ، قَالَتِ الرِّجَالُ)۔

Date
Page

عمل کے اعتبار سے فعل کی دوسری قسم: فعل مجہول۔

فعلِ مجہول: وہ فعل ہے جس کی نسبت نائب فاعل کی طرف ہو یعنی اس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ (فعلِ مجہول فاعل کی جگہ مفعول بہ کو رفع اور باقی مفعولات کو نصب دیتا ہے۔

جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْباً شَدِیْداً فِیْ دَارِهٖ تَادِیْباً وَالْخَشَبَةَ (مارا گیا زید جمعہ کے دن امیر کے سامنے سخت مار اس کے گھر میں ادب سکھانے کے لیے لکڑی سے)۔ فعلِ مجہول کو فعل مالم یُسَمَّ فاعلُهٗ کہتے ہیں۔ اور اس کے مرفوع کو مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہیں۔

مَفْعُوْلُ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ یا نائب فاعل: ہر ایسا مفعول ہے جس کے فاعل کو حذف کرکے اس کو فاعل کی جگہ رکھ دیا گیا ہو۔ جیسے: نُصِرَ عَابِدٌ (مدد کیا گیا عابد)۔

(فعل کے مذکر اور مؤنث لانے میں نائب فاعل کا حکم فاعل کی طرح ہے)۔

Date ______
Page ______

سبق (۲۰)

فعلِ متعدی کی چار قسمیں ہیں: (۱) فعلِ متعدی بیک مفعول (۲) ایسا فعل متعدی بدو مفعول جس کے ایک مفعول پر اقتصار جائز ہو (۳) ایسا فعلِ متعدی بدو مفعول جس کے ایک مفعول پر اقتصار جائز نہ ہو (۴) متعدی بسہ مفعول۔

(۱) فعلِ متعدی بیک مفعول: یعنی جس کو ایک مفعول بہ کی ضرورت ہو۔ جیسے: ضَرَبَ زیدٌ عمروًا (زید نے عمرو کو مارا)۔

(۲) ایسا فعل متعدی بدو مفعول جس کے ایک مفعول بہ پر اقتصار جائز ہو۔ جیسے: اَعْطٰی اور اس کے ہم معنی سَاَلَ، مَنَحَ، کَسَا، اَلْبَسَ وغیرہ۔ جیسے: اَعْطَیْتُ زیدًا درهمًا (میں نے زید کو ایک درہم دیا) یہاں اَعْطَیْتُ زَیْدًا" بھی جائز ہے۔

(۳) ایسا فعلِ متعدی بدو مفعول جس کے ایک مفعول پر اقتصار جائز نہ ہو۔ یہ افعالِ قلوب میں ہوتا ہے۔ افعالِ قلوب: وہ افعال ہیں جن کا تعلق دل سے ہو۔ یہ افعال مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔

CLASSMATE

Date

Page

افعالِ قلوب سات ہیں: عَلِمْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ، زَعَمْتُ، ظَنَنْتُ، رَاَیْتُ، وَجَدْتُ۔ جیسے: عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا (میں نے زید کو فاضل جانا) ظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا (میں نے زید کو عالم گمان کیا)۔

(۲) متعدی بسہ مفعول: یعنی جس کو تین مفعول بہ کی ضرورت ہو۔ جیسے: اَعْلَمَ، اَرٰی، اَنْبَاَ، اَخْبَرَ، خَبَّرَ، نَبَّاَ، حَدَّثَ۔

جیسے: اَعْلَمَ اللّٰہُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا (اللہ تعالیٰ نے زید کو عمرو کا فاضل ہونا بتلایا ہے)۔

(یہ تمام مفعولات مفعول بہ ہیں، بابِ عَلِمْتُ کے دوسرے مفعول، بابِ اَعْلَمْتُ کے تیسرے مفعول، مفعول لہٗ اور مفعول معہٗ کو نائب فاعل نہیں بنایا جاسکتا۔ دوسرے مفعولوں کو بنایا جاسکتا ہے۔ بابِ اِعطیتُ کے مفعولِ اول کو نائب فاعل بنانا زیادہ بہتر ہے مفعول ثانی سے)۔

سبق (۲۱)

افعالِ ناقصہ: وہ افعال ہیں جو اپنی صفت کے علاوہ فاعل کو مخصوص صفت کے ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔ جیسے: کَانَ زَیْدٌ قَائِماً (زید کھڑا ہے) اس مثال میں کَانَ نے اپنی صفتِ مصدر کَوْن کے علاوہ زید فاعل کو صفتِ قیام کے ساتھ ثابت کر دیا ہے۔

افعالِ ناقصہ سترہ ہیں: کَانَ، صَارَ، ظَلَّ، بَاتَ، اَصْبَحَ، اَضْحٰی، اَمْسٰی، عَادَ، اٰضَ، غَدَا، رَاحَ، مَازَالَ، مَاانْفَكَّ، مَابَرِحَ، مَافَتِئَ، مَادَامَ، لَيْسَ۔

(یہ افعال تنہا فاعل پر پورے نہیں ہوتے بلکہ خبر کے محتاج ہوتے ہیں، اسی لیے ان کو افعالِ ناقصہ کہا جاتا ہے، یہ جملہ اسمیہ یعنی مبتدا خبر پر داخل ہوتے ہیں، ان کے داخل ہونے کے بعد مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں، یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِماً (زید کھڑا ہے)۔ اور باقی افعالِ ناقصہ کو اسی پر قیاس کر لو۔ افعالِ ناقصہ میں سے ~~لبعض~~ بعض حالات میں تنہا فاعل پر

Date ______
Page ______

پورے ہو جاتے ہیں۔ جیسے: کَانَ مَطَرٌ (بارش ہوئی) یہ حَصَلَ مطر کے معنی میں ہے۔
اس کو کَانَ تامہ کہتے ہیں۔

افعالِ تامہ: وہ افعال ہیں جو صرف فاعل پر پورے ہو جائیں، خبر کے محتاج نہ ہوں، یعنی
فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت نہ ہو اور حَصَلَ کے معنی میں ہو۔ جیسے:
کَانَ مَطَرٌ اور ضَرَبَ زَیْدًا میں کَانَ اور ضَرَبَ۔

اور کَانَ زائد بھی ہوتا ہے۔ کَانَ زائدہ: وہ کَانَ ہے جس کے حذف کر دینے سے معنی
میں کوئی تبدیلی نہ ہو۔ جیسے: مَا کَانَ اَصَحَّ عِلْمَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ (کس قدر اچھا ہے
متقدمین کا علم)۔

سبق (۴۲)

افعالِ مقاربہ: وہ افعال ہیں جو خبر کو فاعل سے قریب کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔
جیسے: عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ (امید ہے کہ زید نکلے)۔

افعالِ مقاربہ چار ہیں: عَسٰی، کَادَ، کَرَبَ، اَوْشَكَ۔

(یہ افعال کَانَ کی طرح جملہ اسمیہ یعنی مبتدا خبر پر داخل ہوتے، ان کے داخل ہونے کے بعد

Date ______
Page ______

مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں ۔ یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب

دیتے ہیں، لیکن ان کی خبر فعلِ مضارع ہوتی ہے کبھی اَنْ کے ساتھ جیسے: عَسیٰ

زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ اور کبھی بغیر اَنْ کے جیسے: عَسیٰ زَیْدٌ یَّخْرُجُ)۔

عسیٰ کی دو قسمیں ہیں: (۱) عسیٰ ناقصہ (۲) عسیٰ تامہ

(۱) عَسیٰ ناقصہ: وہ عسیٰ ہے جو فاعل کے علاوہ خبر کا بھی محتاج ہو۔

(۲) عَسیٰ تامہ: وہ عسیٰ ہے جو فاعل کے علاوہ خبر کا محتاج نہ ہو۔ عَسیٰ تامہ کی پہچان یہ ہے کہ اس کے بعد فعلِ مضارع اَنْ کے ساتھ متصلاً واقع ہوتا ہے اور ترکیب میں مصدر کے معنی میں ہو کر عسیٰ کا فاعل ہوتا ہے۔ جیسے: عَسیٰ اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ (امید ہے کہ نکلے زید)۔ (عسیٰ کی طرح اَوْشَکَ بھی ناقصہ اور تامہ ہوتا ہے)۔

سبق (۴۲)

افعالِ مدح وذم: وہ افعال ہیں جو تعریف یا برائی ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔ جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید اچھا مرد ہے)۔

افعالِ مدح وذم چار ہیں: نعم، حَبَّذَا تعریف کے لیے، اور

بِئْسَ، سَآءَ برائی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اور جو اسم فاعل کے بعد ہوتا ہے اس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں۔ نِعْمَ، بِئْسَ اور سَآءَ کے استعمال کی شرط یہ ہے کہ فاعل معرف باللام ہو۔ جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (اچھا ہے مرد زید) یا معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَیْدٌ (اچھا ہے قوم کا سردار زید)۔ یا ایسی ضمیر مستتر ہو جس کی تمییز نکرہ منصوبہ لائی گئی ہو۔ جیسے: نِعْمَ رَجُلاً زَیْدٌ (زید اچھا مرد ہے) نِعْمَ کا فاعل ھُوَ ضمیر ہے جو اس میں پوشیدہ ہے، اور رَجُلاً تمییز کی بنا پر منصوب ہے اس لیے کہ ھُوَ ضمیر پوشیدہ ہے۔

(حَبَّذَا زَیْدٌ، "حَبَّ" فعل مدح ہے "ذا" اس کا فاعل اور "زَیْدٌ" مخصوص بالمدح ہے۔ اسی طرح بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ اور سَآءَ الرَّجُلُ عَمْرٌو ہے)۔

سبق (۴۲)

افعالِ تعجب: وہ افعال ہیں جو تعجب ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔

اس کے ثلاثی مجرد کے مصدر سے دو صیغے آتے ہیں:

(۱) مَا اَفْعَلَهٗ: اس کے بعد آنے والا اسم مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔

جیسے: مَا اَحْسَنَ زَیْدًا (کس قدر حسین ہے زید)۔ اس کی اصل

اَیُّ شَیْءٍ اَحْسَنَ زَیْدًا ہے۔ مَا بمعنی اَیُّ شَیْءٍ ابتدا کی وجہ سے محلِ رفع میں

ہے۔ اَحْسَنَ محلِ رفع میں مبتدا کی خبر ہے۔ اَحْسَنَ کا فاعل ھُوَ ضمیر ہے جو اس

میں پوشیدہ ہے۔ اور "زَیْدًا" مفعول بہ ہے۔

(۲) اَفْعِلْ بِهٖ: اس کے بعد آنے والا اسم لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہوتا ہے۔ اور "با"

زائد ہوتی ہے جیسے: اَحْسِنْ بِزَیْدٍ (کس قدر حسین ہے زید)۔ اَحْسِنْ امر

کا صیغہ ہے خبر فعل ماضی کے معنی میں۔ اس کی اصل اَحْسَنَ زَیْدٌ یعنی صَارَ زَا حُسْنٍ

ہے۔ اور "با" زائدہ ہے۔

سبق (۲۵)

تیسرا باب: اسمائے عاملہ کے بیان میں۔ اور اس کی گیارہ قسمیں ہیں: (۱) اسمائے

شرطیہ بمعنی اِنْ (۲) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی (۳) اسمائے افعال بمعنی امر حاضر

(۴) اسم فاعل (۵) اسم مفعول (۶) صفتِ مشبہ (۷) اسم تفضیل

(۸) اسم مصدر (۹) اسم مضاف (۱۰) اسم تام (۱۱) اسمائے کنایہ از عدد

(۱) اسمائے شرطیہ بمعنی اِنْ: وہ اسمائے ہیں جو اِنْ شرطیہ کی طرح دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں اور فعلِ مضارع کو جزم دیتے ہیں، ترکیب میں پہلے جملے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔

اسمائے شرطیہ بمعنی اِنْ نو ہیں: مَنْ، مَا، اَیْنَ، مَتٰی، اَیٌّ، اَنّٰی، اِذْمَا، حَیْثُمَا، مَہْمَا۔ جیسے: مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (جس کو تو مارے گا میں ماروں گا)۔ مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ (جو تو کرے گا میں کروں گا)۔

اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)۔

مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ (جب تو کھڑا ہوگا میں کھڑا ہوں گا)۔

اَیَّ شَیْءٍ تَاْکُلْ اٰکُلْ (جو چیز تو کھائے گا میں کھاؤں گا)۔

اَنّٰی تَکْتُبْ اَکْتُبْ (جہاں تو لکھے گا، میں لکھوں گا)۔

اِذْمَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ (جس وقت تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا)۔

حَیْثُمَا تَقْصِدْ اَقْصِدْ (جہاں تو ارادہ کرے گا میں ارادہ کروں گا)۔

مَہْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)۔

(۲) اسمائے افعال بمعنی فعلِ ماضی: جیسے: هَيْهَاتَ، شَتَّانَ، سَرْعَانَ۔ یہ اسم کو

فاعلیت کی بناء پر رفع دیتے ہیں۔ جیسے: هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ (عید کا دن دور ہوا)

یہ بَعُدَ يَوْمُ الْعِيْدِ کے معنی میں ہے۔

(۳) اسمائے افعال بمعنی امرِ حاضر: جیسے: رُوَيْدَ، بَلْهَ، حَيَّهَلْ، عَلَيْكَ،

دُوْنَكَ، هَا۔ یہ اسم کو مفعولیت کی بناء پر نصب دیتے ہیں۔ جیسے:

رُوَيْدَ زَيْداً (زید کو چھوڑ) یہ أَمْهِلْ زَيْداً کے معنی میں ہے۔

سبق (۴۶)

(۴) اسمِ فاعل: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے، جس کے ساتھ

معنی مصدری بطورِ حدوث یعنی تینوں زمانوں میں سے ایک زمانہ میں قائم ہو۔ جیسے:

ضَارِبٌ (مارنے والا)۔ اسم فاعل فعلِ معروف کا عمل کرتا ہے۔ یعنی لازم ہونے کی صورت میں

فاعل کو رفع اور مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہٗ، مفعول معہٗ، حال

تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔ اور متعدی ہونے کی صورت میں فاعل کو رفع اور مفعول بہ

مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہٗ، مفعول معہٗ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔

اسم فاعل کے فاعل اسم ظاہر اور مفعول بہ میں عمل کرنے کی دو شرطیں ہیں: (۱) حال یا استقبال کے معنی میں ہو۔ (۲) اس سے پہلے چھ شرطوں میں سے کوئی ایک ہو۔ (۱) مبتدا ہو لازم میں: جیسے: زیدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ (زید کھڑا ہے اس کا باپ) یا متعدی میں: جیسے: زیدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرواً (زید مارنے والا ہے اس کا باپ عمرو کو)۔ یا موصوف ہو: جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ أَبُوْهُ بَكْراً (گزرا میں ایسے شخص کے پاس سے مارنے والا ہے جس کا باپ بکر کو)۔ یا موصول ہو: جیسے: جَائَنِي الْقَائِمُ أَبُوْهُ (آیا میرے پاس وہ شخص کھڑا ہونے والا ہے جس کا باپ) جَائَنِي الضَّارِبُ أَبُوْهُ عَمْرواً (آیا میرے پاس وہ شخص مارنے والا ہے جس کا باپ عمرو کو)۔ یا ذوالحال ہو: جَائَنِي زَيْدٌ رَاكِباً غُلَامُهُ فَرَساً (آیا میرے پاس زید اس حالت میں کہ سوار ہے اس کا غلام گھوڑے پر)۔ یا ہمزۂ استفہام ہو: جیسے: أَضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرواً (کیا زید عمرو کو مارنے والا ہے؟)۔ یا حرف نفی ہو: جیسے: مَا قَائِمٌ زَيْدٌ (زید کھڑا ہونے والا نہیں ہے)۔

(جو عمل قام اور ضَرَبَ کرتے ہیں، وہی عمل "قَائِمٌ اور ضَارِبٌ" نے کیا ہے)۔

سبق (۲۷)

(۵) اسم مفعول: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے، جس پر فعل واقع ہوا ہو۔ جیسے: مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا ایک شخص)۔ اسم مفعول فعل مجہول کا عمل کرتا ہے، یعنی نائب فاعل کو رفع اور مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہٗ، مفعول معٗ حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔

اسم مفعول کے عمل کرنے کی دو شرطیں ہیں: (۱) حال یا استقبال کے معنیٰ میں ہو۔ (۲) اس سے پہلے چھ لفظ: مبتدا، موصوف، موصول، ذوالحال، ہمزۂ استفہام اور حرفِ نفی میں سے کوئی ایک ہو۔ جیسے: زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ (زید مارا ہوا ہے اس کا باپ)۔ عَمْرٌو مُعْطًی غُلَامُہٗ دِرْھَمًا (عمرو دیا ہوا ہے اس کا غلام ایک درہم)۔ بَکْرٌ مَعْلُوْمٌ اِبْنُہٗ فَاضِلًا (بکر جانا ہوا ہے اس کا بیٹا فاضل)۔ خَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُہٗ عَمْرًوا فَاضِلًا (خالد خبر دیا ہوا ہے اس کے بیٹے عمرو کے فاضل ہونے کی)۔

(جو عمل ضَرَبَ، اَعْطٰی، عَلِمَ اور اَخْبَرَ کرتے ہیں، وہی عمل مَضْرُوْبٌ، مُعْطًی، مَعْلُوْمٌ اور مُخْبَرٌ نے کیا ہے)۔

(٦) صفتِ مشبہ: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطورِ ثبوت یعنی تینوں زمانوں سے قطع نظر قائم ہوں۔ جیسے: حَسَنٌ (خوبصورت)۔

صفتِ مشبہ اپنے فاعل کو رفع اور مشابہ بالمفعول، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہٗ، حال اور تمیز کو نصب دیتا ہے۔

صفتِ مشبہ کے مشابہ بالمفعول میں عمل کرنے کی دو شرطیں ہیں: (۱) حال یا استقبال کے معنی میں ہو (۲) اس سے پہلے "ال" بمعنی الذی اسم موصول کے علاوہ پانچ لفظ مبتدا، موصوف، ذوالحال، ہمزۂ استفہام، اور حرفِ نفی میں سے کوئی ایک ہو۔ جیسے: زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ

(زید خوبصورت ہے اس کا غلام)۔

(جو عمل حَسَنَ کرتا ہے، وہی عمل حَسَنٌ نے کیا ہے)۔

سبق (۴۸)

(۷) اسم تفضیل: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے، جس میں معنی مصدری دوسرے کے مقابلے میں زیادتی کے ساتھ پائے جائیں۔ جیسے: اَضْرَبُ (زیادہ مارنے والا دوسرے کے مقابلے میں)۔ اسم تفضیل اپنے فاعل کو رفع اور مفعول فیہ، مفعول لہٗ، مفعول مع

حال اور تمیز کو نصب دیتا ہے۔ اس کا فاعل اکثر ضمیر مستتر ہوتی ہے۔

اسم تفضیل کا استعمال تین طریقوں پر ہوتا ہے: (۱) "مِنْ" کے ساتھ جیسے: زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے زیادہ افضل ہے)۔ (۲) "ال" کے ساتھ جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ (آیا میرے پاس زید جو کہ سب سے زیادہ افضل ہے)۔ (۳) اضافت کے ساتھ جیسے: زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم میں سب سے زیادہ افضل ہے)۔

(اسم تفضیل کا عمل فاعل میں ہوتا ہے، اور ھُوَ ضمیر ہے۔ اَفْضَلُ کا فاعل ھُوَ ضمیر ہے جو اس میں پوشیدہ ہے)۔

(۸) اسم مصدر: وہ اسم ہے جو معنی حدثی یعنی قائم بالغیر پر دلالت کرے اور اس سے افعال وغیرہ نکلتے ہوں۔ جیسے: ضَرْبٌ (مارنا)۔ یہ اپنے فعل کا عمل کرتا ہے یعنی: لازم ہونے کی صورت میں الخ

(مصدر کے عمل کرنے کی شرط یہ ہے کہ وہ مفعول مطلق نہ ہو۔ جیسے: اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًوا (تعجب میں ڈال دیا مجھ کو زید کے عمرو کو مارنے نے)۔

Date
Page

سبق (۲۹)

(۹) اسم مضاف: یہ مضاف الیہ کو جر دیتا ہے۔ جیسے: جاءَنِی غُلَامُ زَیْدٍ (آیا میرے پاس زید کا غلام)۔ (یہاں "لام" حقیقت میں پوشیدہ ہے اس لیے کہ اس کی اصل غُلَامٌ لِزَیْدٍ ہے)۔

(۱۰) اسم تام: وہ اسم ہے جس کے آخر میں ایسی چیز ہو جس کے ہوتے ہوئے اس کی اضافت کسی دوسرے کی طرف جائز نہ ہو۔ جیسے: عِنْدِی رِطْلٌ زَیْتًا میں رِطْلٌ۔

اسم تام تمیز کو نصب دیتا ہے۔ اور اسم مکمل ہوتا ہے یا تو تنوین لفظیہ سے: جیسے: مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا میں رَاحَةٍ (آسمان میں ایک بالشت کے بقدر بھی بادل نہیں ہیں)۔ یا تنوین مقدرہ سے: جیسے: عِنْدِی اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا میں عَشَرَ (میرے پاس گیارہ مرد ہیں) اور کَمْ رَجُلًا عِنْدَکَ میں کَمْ (کتنے مرد ہیں تیرے پاس)۔

یا نون تثنیہ سے: جیسے: عِنْدِی قَفِیْزَانِ بُرًّا میں قَفِیْزَانِ (میرے پاس دو قفیز گیہوں ہیں)۔ یا مشابہ نون جمع سے: جیسے: عِنْدِی عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا میں عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ (میرے پاس بیس درہم ہیں)۔ یا اضافت سے: جیسے: عِنْدِی مِلْؤُهٗ عَسَلًا

میں مِلْؤُہٗ (میرے پاس برتن بھر شہد ہے)۔

سبق (۵۰)

(۱۱) **اسمائے کنایہ از عدد:** یہ دو لفظ ہیں: کَم اور کَذَا۔

کَم کی دو قسمیں ہیں: (۱) کم استفہامیہ (۲) کم خبریہ

(۱) **کم استفہامیہ:** تمیز کو نصب دیتا ہے۔ اور اس کا ترجمہ "کتنے" سے ہوتا ہے۔ جیسے کَمْ رَجُلاً عِنْدَکَ (کتنے مرد ہیں تیرے پاس)۔ اور کَذَا بھی تمیز کو نصب دیتا ہے اور اس کا ترجمہ "اتنے" سے ہوتا ہے جیسے: عِنْدِی کَذَا دِرْهَمًا (میرے پاس اتنے درہم ہیں)۔

(۲) **کم خبریہ:** تمیز کو جر دیتا ہے، اور اس کا ترجمہ "بہت سا/سے" یا "کتنے ہی" سے ہوتا ہے۔ جیسے: کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ (بہت سا مال میں نے خرچ کیا)، کَمْ دَارٍ بَنَیْتُ (کتنے ہی گھر میں نے بنائے)۔

(اور کبھی مِنْ حرف جر زائد کم خبریہ کی تمیز پر آجاتا ہے۔ جیسے: اللہ تعالیٰ کا قول ہے: کَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ (آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں))۔

classmate
Date
Page

دوسری قسم عوامل معنوی کے بیان میں

سبق (۵۱)

(۲) عوامل معنوی (عامل): وہ عامل ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو۔ عامل معنوی کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ابتداء: اسم کا عامل لفظی (یعنی عوامل لفظیہ) سے اس طرح خالی ہونا کہ وہ مسند یا مسند الیہ واقع ہو رہا ہو۔ یہ مبتدا اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ۔ اس مثال میں زید مبتدا، اور عالم خبر کو ابتداء عامل معنوی نے رفع دیا ہے۔

مبتدا: وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ میں زَیْدٌ۔

خبر: وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور مسند ہو۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ میں عَالِمٌ۔

(یہاں دو مذہب اور ہیں: ایک یہ کہ ابتداء عامل ہے مبتدا میں اور مبتدا عامل ہے خبر میں۔ دوسرا یہ کہ: مبتدا اور خبر میں سے ہر ایک، دوسرے میں عامل ہے)۔

(۲) خُلُوّ: یعنی فعل مضارع کا عامل ناصب و جازم سے خالی ہونا۔ یہ فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ جیسے: یَضْرِبُ زَیْدٌ۔ یہاں فعل مضارع مرفوع ہے، اس لیے کہ عامل ناصب و جازم سے خالی ہے۔

تمام شد عوامل نحو
بتوفیق اللہ تعالیٰ وعونہٖ

سبق (۵۲)

خاتمہ: متفرق فوائد کے بیان میں۔ خاتمہ میں تین فصلیں ہیں جن کا جاننا ضروری ہے۔

پہلی فصل: توابع کے بیان میں۔

تابع: ہر ایسا دوسرا لفظ ہے جو اپنے سے پہلے لفظ کے ایک ہی وجہ سے اعراب میں موافق ہو۔[1]

متبوع: وہ لفظ ہے اعراب میں تابع جس کے موافق ہو۔ تابع کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) صفت (۲) تاکید (۳) بدل (۴) عطف بحرف (۵) عطف بیان

(۱) **صفت:** وہ اسم ہے جو اپنے سے پہلے اسم یا اس کے متعلق کی حالت بیان کرے۔ صفت کے متبوع کو ترکیب میں موصوف کہتے ہیں۔ صفت کی ۲ قسمیں ہیں:

(۱) صفت بحال موصوف (۲) صفت بحال متعلق موصوف

(۱) **صفت بحال موصوف:** وہ صفت ہے جو ایسے معنیٰ پر دلالت کرے جو موصوف میں ہوں۔ جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ میں عَالِمٌ (میرے پاس عالم مرد آیا)۔

(۲) **صفت بحال متعلق موصوف:** وہ صفت ہے جو ایسے معنیٰ پر دلالت کرے جو موصوف کے متعلق میں ہوں۔ جیسے: جَاءَنِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ میں حَسَنٌ (آیا میرے پاس وہ مرد خوبصورت ہے جس کا غلام)۔

(۱) تابع کا ضروری ہے کہ ۱۵/۱۰ میں عمل، نسبت متبوع کے موافق ہو۔

classmate
Date
Page

پہلی قسم: صفت بحال موصوف دس چیز: تعریف، تنکیر، تذکیر، تانیث، افراد
تثنیہ، جمع، رفع، نصب، جر میں متبوع کے موافق ہوتی ہے - صفت بحال موصوف
کی موصوف کے ساتھ مذکورہ دس چیزوں میں سے بیک وقت چار چیزوں میں مطابقت پائی
جانی ضروری ہے - جیسے: عِنْدِی رَجُلٌ عَالِمٌ ، عِنْدِی رَجُلَانِ عَالِمَانِ، عِنْدِی
رِجَالٌ عَالِمُونَ، عِنْدِی امْرَاَةٌ عَالِمَةٌ ، عِنْدِی اَلْمَرْاَتَانِ عَالِمَتَانِ (العالمتان)
عِنْدِی اَلنِّسْوَۃُ الْعَالِمَاتُ -

سبق (۵۳)

دوسری قسم: صفت بحال متعلق موصوف پانچ چیز: تعریف، تنکیر، رفع، نصب، جر
میں متبوع کے موافق ہوتی ہے - صفت بحال متعلق موصوف کی موصوف کے ساتھ مذکورہ پانچ
چیزوں میں سے بیک وقت دو چیزوں میں مطابقت پائی جانی ضروری ہے - جیسے جَاءَنِی رَجُلٌ
عَالِمٌ اَبُوْهُ (آیا میرے پاس وہ شخص عالم ہے جس کا باپ) -

(نکرہ کی صفت جملہ خبریہ لائی جا سکتی ہے - جیسے: جَاءَنِی رَجُلٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ (آیا میرے پاس وہ شخص
عالم ہے جس کا باپ) - جملہ میں نکرہ کی طرف لوٹنے والی ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے) -

Date
Page

سبق (۵۴)

(۲) تاکید: ایسا تابع ہے جو نسبت یا شمولِ حکم میں شیوع کے حال کو اچھی طرح ثابت کردے تاکہ سننے والے کو کوئی شک باقی نہ رہے۔ نسبت کی مثال: جیسے: جَاءَ زَيْدٌ نَفْسُهُ (زید خود آیا)۔ اس مثال میں آنے کی نسبت جو زید کی طرف ہورہی ہے، اس میں شک ہے کہ زید خود نہ آیا ہو بلکہ اس کا قاصد آیا ہو۔ نَفْسُهُ نے آکر اس شک کو ختم کردیا۔ شمولِ حکم کی مثال: جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ (پوری ہی قوم آئی)۔ اس مثال میں آنے کا حکم جو قوم پر لگایا جارہا ہے اس میں شک ہے کہ آنے کا حکم قوم کے تمام افراد کو شامل ہے یا چند افراد کو۔ كُلُّهُمْ نے اس شک کو ختم کردیا۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں: (۱) تاکیدِ لفظی (۲) تاکیدِ معنوی

(۱) تاکیدِ لفظی: وہ تاکید ہے جس میں لفظِ اول یعنی مؤکد کو مکرر لایا گیا ہو۔ خواہ لفظِ اول اسم ہو جیسے: زَيْدٌ زَيْدٌ قَائِمٌ (زید ہی کھڑا ہے)۔ یا فعل ہو۔ جیسے: ضَرَبَ ضَرَبَ زَيْدٌ (زید نے مارا)۔ یا حرف ہو۔ جیسے: إِنَّ إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ (بلاشبہ زید ہی کھڑا ہے)

(۲) تاکیدِ معنوی: وہ تاکید ہے جس میں نئے مخصوص الفاظ کے ساتھ تاکید لائی جائے۔ تاکیدِ معنوی نو الفاظ ہیں: نَفْسٌ، عَيْنٌ، كِلَا، كِلْتَا، كُلٌّ، أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ۔ جیسے:

Classmate
Date ______
Page ______

جَاءَنِي زَيْدٌ نَفْسُهٗ (زید میرے پاس خود آیا)- جَاءَنِي الزَّيْدَانِ اَنْفُسُهُمَا (میرے پاس
خود دو زید آئے)- جَاءَنِي الزَّيْدُوْنَ اَنْفُسُهُمْ (میرے پاس خود کئی زید آئے)- اور "عَيْنٌ"
کو اس پر قیاس کرو- جَاءَنِي الزَّيْدَانِ كِلَاهُمَا (میرے پاس دونوں زید آئے) جَاءَتْنِي
الْهِنْدَانِ كِلْتَاهُمَا (میرے پاس دونوں ہندہ آئیں)- (كِلَا اور كِلْتَا تثنیہ کے لیے خاص ہیں)-
جَاءَنِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ وَاَكْتَعُوْنَ وَاَبْتَعُوْنَ وَاَبْصَعُوْنَ (میرے پاس پوری
ہی قوم آئی)- (اَكْتَعُ، اَبْتَعُ اور اَبْصَعُ، اَجْمَعُ کے تابع ہیں لہٰذا اَجْمَعُ کے بغیر استعمال
نہیں ہوں گے
نہیں آئیں گے اور اَجْمَعُ پر مقدم نہیں ہوں گے)-

(تاکید میں متبوع کو "مؤکَّد" اور تابع کو "تاکید" کہتے ہیں)-

سبق (۵۵)

(۳) بدل: ایسا تابع ہے جو نسبت سے خود مقصود ہو- متبوع مقصود نہ ہو-

(بدل میں متبوع کو "مبدل منہ" اور تابع کو "بدل" کہتے ہیں)-

بدل کی چار قسمیں ہیں: (۱) بَدَلُ الْكُلِّ (۲) بَدَلُ الْبَعْضِ
(۳) بَدَلُ الْاِشْتِمَالِ (۴) بَدَلُ الْغَلَطِ -

Date ________
Page ________

(۱) بدل الکل: ایسا بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا مدلول ہو۔ جیسے: جاءَنِی زَیْدٌ اَخُوکَ (آیا میرے پاس زید تیرا بھائی)۔

(۲) بدل البعض: ایسا بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا جز ہو۔ جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ رَاْسُہٗ (مارا گیا زید اسکا سر)۔

(۳) بدل الاشتمال: ایسا بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا متعلق ہو۔ جیسے: سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُہٗ (چھینا گیا زید اس کا کپڑا)۔

(۴) بدل الغلط: ایسا بدل ہے جو غلطی کے بعد دوسرے لفظ سے ذکر کیا جائے۔ جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ (گزرا میں مرد کے پاس سے نہیں بلکہ گدھے کے پاس سے)۔

سبق (۵۶)

(۴) عطف بحرف: ایسا تابع ہے جو حرف عطف کے بعد واقع ہو، اور اپنے متبوع کے ساتھ نسبت سے خود مقصود ہو۔ جیسے: جاءَنِی زَیْدٌ وَعَمْرٌو (میرے پاس زید اور عمرو آئے)۔

(عطف بحرف میں متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں)۔ حروف عطف دس ہیں:

واو، فا، ثم، حتیٰ، اِمّا، او، ام، لا، بل، لکن۔

(عطف بحرف کو عطف نسق بھی کہتے ہیں)۔

(۵) عطف بیان: ایسا تابع ہے جو صفت نہ ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے۔

(عطف بیان میں متبوع کو مُبَیَّن یا معطوف علیہ اور تابع کو عطف بیان کہتے ہیں)۔

جیسے: اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ (ابو حفص یعنی عمر نے اللہ کی قسم کھائی)۔ جس وقت

علم سے زیادہ مشہور ہو۔ اور جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَبُوْ عَمْرٍو (میرے پاس زید یعنی ابو عمرو آئے)۔

جس وقت کنیت زیادہ مشہور ہو۔

سبق (۵۷)

دوسری فصل: منصرف اور غیر منصرف کے بیان میں۔

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں: (۱) منصرف (۲) غیر منصرف

(۱) منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو تنہا دو سببوں کے قائم مقام ہو نہ پائے جائے۔

(۲) غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو تنہا دو سببوں کے قائم مقام ہو پایا جائے۔

Date ______
Page ______

اسبابِ منعِ صرف نو ہیں: عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزنِ فعل، الف نون زائدتان ۔ جیسے: عُمَرُ، اَحْمَرُ، طَلْحَۃُ، ابراھیم زینب، مساجد، بَعْلَبَکَ، اَحْمَدُ، عِمْرَانُ ۔

(عُمَرُ میں عدل اور علم ہے، ثُلٰثُ اور مَثْلَثُ میں صفت اور عدل ہے، طَلْحَۃُ میں تانیث اور علم ہے، زَیْنَبُ میں تانیثِ معنوی اور علم ہے، حُبْلٰی میں تانیث بالف مقصورہ ایک سبب دو سببوں کے قائم مقام ہے، حَمْرَاءُ میں تانیث بالف ممدودہ ایک سبب دو سببوں کے قائم مقام ہے، اِبْرَاھِیْمُ میں عجمہ اور علم ہے، مَسَاجِدُ اور مَصَابِیْحُ میں جمع منتہی الجموع ایک سبب دو سببوں کے قائم مقام ہے، بَعْلَبَکُّ میں ترکیب اور علم ہے، احمد میں وزنِ فعل اور علم ہے، سَکْرَانُ میں الف نون زائدتان اور وصف ہے، عُثْمَانُ میں الف نون زائدتان اور علم ہے)۔

(۱) عدل: اسم کا بغیر کسی قاعدہ صرفیہ کے اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر کسی دوسرے صیغے کی طرف چلے جانا اس طرح کہ مادے کے حروف باقی رہیں۔ جیسے: ثُلٰثُ (تین تین) اور عُمَرُ۔

عدل کے چھ اوزان ہیں: فُعَلُ جیسے سَحَرُ (رات کا آخری حصہ)۔

مَفعَالٌ جیسے: اَقطَام (ایک عورت کا نام)۔ مُفعَالٌ جیسے: ثُلاثُ (تین تین)۔

مَفعَلٌ جیسے: مَثلَثُ (تین تین)۔ فُعَلٌ جیسے: اُخَرُ (دوسرے)

فَعَلٌ جیسے: اَمسُ (گذشتہ کل)۔

(۲) وصف: اسم کا ایسی ذاتِ مبہم پر دلالت کرنا جس میں اس کی کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو۔

وصف کی دو قسمیں ہیں: (۱) وصفِ اصلی (۲) وصفِ عارضی

(۱) وصفِ اصلی: ایسا وصف ہے جو کلمہ کے وضع کیے جانے کے وقت ہی اس میں موجود ہو۔ بعد میں باقی رہا ہو یا نہ رہا ہو۔ جیسے: اَسوَدُ (کالا) یہ ہر سیاہ چیز کے لیے وضع کیا گیا تھا، بعد میں چل کر یہ کالے سانپ کا اسم ہو گیا۔

(۲) وصفِ عارضی: ایسا وصف ہے جو کلمہ کے وضع کیے جانے کے وقت تو اس میں موجود نہ ہو لیکن استعمال میں اس کے اندر معنی وصفی پیدا ہو گئے ہوں۔ جیسے: مَرَرتُ بِنِسوَۃٍ اَربَعٍ (گزرا میں چار عورتوں کے پاس سے) اس مثال میں اَربَعٍ کو تین اور پانچ کے درمیان والے عدد یعنی چار کے لیے وضع کیا گیا تھا، لیکن استعمال یعنی ترکیب میں اس کو نسوۃ کی صفت بنا لیا گیا ہے۔ (وصف کی دونوں قسموں میں سے وصفِ اصلی غیر منصرف کا سبب ہوتا ہے)۔

Page

(۳) تانیث: اسم میں علامت تانیث لفظی یا تقدیری کا ہونا۔ (علامت کے اعتبار سے تانیث کی چاروں قسمیں غیر منصرف کا سبب ہوتی ہیں، تانیث بالتاء اور تانیث معنوی کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو۔ جیسے: طَلْحَةُ اور زَيْنَبُ۔

تانیث بالف مقصورہ اور تانیث بالف ممدودہ میں سے ہر ایک تنہا دو سببوں کے قائم مقام ہوتی ہے)۔

(۴) معرفہ: اسم کا معرفہ ہونا۔ (معرفہ کی ساتوں قسموں میں سے غیر منصرف کا سبب صرف علم ہوتا ہے)۔

(۵) عجمہ: عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان کا لفظ ہونا۔ عجمہ کے غیر منصرف کا سبب بننے کی دو شرطیں ہیں:

(۱) عجمی زبان میں علم کا ہونا۔ جیسے: اِسْمَاعِيلُ، قَالُونُ۔

(۲) دو باتوں میں سے ایک ہو: یا تو تین حرف سے زائدہ ہوں۔ جیسے: اِبْرَاهِيمُ۔ یا تین حرف ہوں اور درمیانی حرف متحرک ہو۔ جیسے: شَتَرُ (دیار بکر کے ایک قلعہ کا نام ہے)۔

(۶) جمع: اسم کا دو سے زیادہ پر دلالت کرنا۔ اپنے واحد میں لفظی یا تقدیری تغیر کی وجہ سے۔ یہاں مراد جمع منتہی الجموع ہے۔ جمع کے غیر منصرف کا سبب بننے کی دو شرطیں ہیں: (۱) جمع منتہی الجموع ہو۔

جمع منتہی الجموع: وہ جمع تکسیر ہے جس میں الف جمع کے بعد دو حرف ہوں، یا تین حرف ہوں اور درمیانی حرف ساکن ہو۔ جیسے: مساجدُ، دَوَابُّ (دابّة کی جمع بمعنی جانور)، مصابیح

(مِصْبَاحٌ کی جمع بمعنی چراغ) ۔ (۲) اس کے آخر میں تا بشکل ہا نہ آتی ہو۔ اگر تا بشکل ہا ہو گی تو کلمہ
منصرف ہوگا۔ جیسے: صَیَاقِلَۃٌ (صَیْقَلٌ کی جمع بمعنی تلواریں تیز کرنے والا) ۔

(۷) ترکیب: دو یا دو سے زائد اسموں کا مل کر ایک ہونا اس طرح کہ دوسرا اسم کسی حرف کو شامل نہ ہو۔ نیز اسکے دونوں جزوں میں سے کوئی جز حرف بھی نہ ہو۔ ترکیب کے غیر منصرف کا سبب بننے کی دو شرطیں ہیں: (۱) ترکیب اضافی اور اسنادی نہ ہو۔ (۲) علم ہو۔ جیسے: بَعْلَبَكُّ، حَضَرَمَوْتُ۔

(۸) وزنِ فعل: اسم کا فعل کے وزن پر ہونا، وزنِ فعل کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے:
(۱) وہ وزن یا تو فعل کے ساتھ خاص ہو اور اسم میں فعل سے منقول ہو کر استعمال ہوتا ہو۔ مثلاً: بابِ تفعیل کی ماضی معروف "فَعَّلَ" جیسے: شَمَّرَ (حجاج بن یوسف کے گھوڑے کا علم)، اور ثلاثی مجرد کی ماضی مجہول "فُعِلَ" وغیرہ جیسے: دُئِلَ (ایک قبیلہ کا علم) ۔ (۲) یا اس کے شروع میں حروف "اَتَیْنَ" میں سے کوئی حرف زائد ہو اور اس کے آخر میں "ۃ" بشکل ہا نہ آتی ہو۔ جیسے: اَحْمَدُ، یَشْکُرُ، تَغْلِبُ (بحالتِ علمیت) ۔

(وزنِ فعل کے غیر منصرف کا سبب بننے کی مذکورہ دونوں شرطوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے۔
دونوں شرطیں جمع بھی ہو سکتی ہیں، اول کی مثال جیسے: شَمَّرَ ۔ دوسرے کی مثال: جیسے:

Page

أَحْمَدُ ۔ تیسرے کی مثال: جیسے: یَشْکُرُ یہ وزن فعل کے ساتھ خاص ہے اور اس کے شروع حروفِ اَتَیْنَ میں سے "یا" بھی زائد ہے)۔

(۹) الف ونون زائدتان: اسم کے آخر میں الف و نون کا زائد ہونا۔ الف ونون زائدتان اگر اسمِ ذات کے آخر میں ہوں تو الف و نون زائدتان کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو۔ جیسے: عُثْمَانُ ۔ اور اگر اسم صفت کے آخر میں ہوں تو الف ونون زائدتان کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث فَعْلَانَۃٌ کے وزن پر نہ آتی ہو۔ جیسے: سَکْرَانُ (اس کی مؤنث سکریٰ ہے، بمعنی مدہوش)۔

اسم ذات: وہ اسم ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے اور اس کی کسی صفت کا لحاظ نہ گیا ہو۔ جیسے: عِمْرَانُ ۔

اسم صفت: وہ اسم ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے اور اسکی کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو۔ جیسے: سَکْرَانُ ۔

(ہر اسم غیر منصرف جب اس پر "الف ولام" داخل ہو جائیں، یا وہ مضاف ہو جائے تو حالت جری میں اس پر کسرہ آتا ہے۔ تنوین نہیں آتی۔ جیسے: فِي مَسَاجِدِكُمْ، فِي الْمَسَاجِدِ)۔

Date
Page

سبق (۵۸)

تیسری فصل: حروفِ غیر عاملہ کے بیان میں۔

حروفِ غیر عاملہ: وہ حروف ہیں جو عمل نہیں کرتے۔ حروفِ غیر عاملہ کی سولہ قسمیں ہیں:

(۱) حروفِ تنبیہ (۲) حروفِ ایجاب (۳) حروفِ تفسیر (۴) حروفِ مصدریہ

(۵) حروفِ تحضیض (۶) حرفِ توقع (۷) حروفِ استفہام (۸) حرفِ ردع

(۹) تنوین (۱۰) نونِ تاکید (۱۱) حروفِ زیادت (۱۲) حروفِ شرط (۱۳) لولا

(۱۴) لامِ مفتوحہ برائے تاکید (۱۵) ما بمعنی ما دام (۱۶) حروفِ عطف۔

(۱) حروفِ تنبیہ: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو مخاطب سے غفلت کو دور کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔ جیسے:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ حروفِ تنبیہ تین ہیں: اَلَا، اَمَا، هَا۔

(۲) حروفِ ایجاب: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو کلامِ سابق کو ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔

جیسے: هَلْ قَامَ زَيْدٌ کے جواب میں کہا جائے: نَعَمْ (جی ہاں)۔ حروفِ ایجاب چھ ہیں: نعم

بلیٰ، اَجَلْ، اِیْ، جَیْرِ، اِنَّ۔

(۳) حروفِ تفسیر: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو کلام سابق سے پوشیدگی دور کرنے کے لیے وضع کئے گئے ہوں۔

جیسے: نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰاِبْرٰهِیْمُ (ہم نے اس کو آواز دی کہ اے ابراہیم)۔

حروفِ تفسیر دو ہیں: اَیْ اور اَنْ۔ ترکیب میں اَیْ حرفِ تفسیر کے ماقبل کو مُفَسَّر اور

مابعد کو مُفَسِّر ہوگا جب جملہ کی تفسیر جملہ سے کی جائے۔ جیسے: قُطِعَ رِزْقُهٗ، اَیْ مَاتَ

(اس رزق ختم کر دیا گیا یعنی وہ مر گیا)۔ مبدل منہ اور بدل ہوگا جب کہ مفرد کی تفسیر مفرد سے کی جائے۔

جیسے: خَطَبَ اَبُوْحَفْصٍ اَیْ عُمَرُ (ابوحفص یعنی عمر نے تقریر فرمائی)۔ اَنْ ایسے فعل

کے بعد واقع ہوتا ہے جو قول کے معنی میں ہو۔ ترکیب میں اَنْ کے ماقبل کو مُفَسَّر اور مابعد

کو مُفَسِّر کہتے ہیں۔ جیسے: کَتَبْتُ اِلَیْهِ اَنْ قُمْ (میں نے اس کو خط لکھا کہ کھڑا ہو)۔

(۴) حروفِ مصدریہ: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو جملہ کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں۔ جیسے: اَنْ

تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ (تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لیے سب سے بہتر ہے)۔ صِیَامُكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ

کے معنی میں ہے۔ حروفِ مصدریہ تین ہیں: مَا، اَنْ، اَنَّ۔

(مَا اور اَنْ جملہ فعلیہ پر داخل ہو کر فعل کو مصدر کے معنی کر دیتے ہیں)۔

classmate
Date
Page

سبق (۵۱)

(۵) حروفِ تحضیض: وہ حروف غیر عاملہ ہیں، جو مخاطب کو سختی سے کسی کام پر [آمادہ] دلالت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔ جیسے: هَلَّا تَأْكُلُ (تو کیوں نہیں کھاتا) - ان کو حروفِ تندیم بھی کہتے ہیں۔

حروفِ تحضیض چار ہیں - اَلَّا ، هَلَّا ، لَوْلَا ، لَوْمَا -

(۶) حرفِ توقع: وہ حرف غیر عامل ہے جس کے ذریعہ ایسی بات کی خبر دی جائے جس کی امید ہو۔ جیسے: قَدْ جَاءَ زَيْدٌ (زید آگیا ہے) - حرفِ توقع "قَدْ" [پہلے] جو ماضی میں تحقیق اور ماضی کو حال سے قریب کرنے اور مضارع میں تقلیل [کبھی] یعنی کمی بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(۷) حروفِ استفہام: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو سوال کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔ جیسے: هَلْ جَاءَ زَيْدٌ (کیا زید آگیا؟) - حروفِ استفہام دو ہیں: هَمْزَة ، هَلْ -

(۸) حرفِ ردع: وہ حرف غیر عامل ہے، جو مخاطب کو ڈانٹنے یا کسی کام سے باز رکھنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے: كَلَّا جو اِضْرِبْ زَيْدًا کے جواب میں کہا جائے - حرفِ ردع "كَلَّا" ہے، جو باز رکھنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور حَقًّا کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (بے شک تم لوگ جان لوگے)۔

سبق (۶۰)

(۹) تنوین: وہ نونِ ساکن ہے، جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے تابع ہو۔ اور فعل کی تاکید کے لیے نہ ہو۔ جیسے: رَجُلٌ، عَالِمٌ۔ تنوین کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) تنوینِ تمکن (۲) تنوینِ تنکیر (۳) تنوینِ عوض (۴) تنوینِ مقابلہ (۵) تنوینِ ترنم۔

(۱) تنوینِ تمکن: وہ تنوین ہے جو اسم کے متمکن یعنی منصرف ہونے کو بتلائے۔ جیسے: زَیْدٌ، رَجُلٌ۔

(۲) تنوینِ تنکیر: وہ تنوین ہے جو اسم کے نکرہ ہونے کو بتلائے۔ جیسے: صَهٍ (خاموش رہ)۔ (یعنی اُسْكُتْ سُكُوْتًا مَّا فِيْ وَقْتٍ مَّا (کسی وقت خاموش رہ)۔ یہ اسمائے اصوات اور اسمائے افعال پر آتی ہے۔ اور صَهْ بغیر تنوین کے اُسْكُتِ السُّكُوْتَ الْآنَ کے معنی میں ہے۔ یعنی (اس وقت خاموش رہ))۔

(۳) تنوینِ عوض: وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ جملہ یا مفرد یا حرف کے بدلے میں مضاف پر لائی جائے۔

(مضاف الیہ جملے کے بدلے میں آنے والی تنوین اسمِ ظرف "اِذْ" کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے: یَوْمَئِذٍ، حِیْنَئِذٍ، اس کی اصل یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا ہے۔)

(مضاف الیہ مفرد کے بدلے میں آنے والی تنوین لفظ "کُلٌّ، بَعْضٌ، اَیٌّ" کے ساتھ خاص ہے۔

classmate

Date ______
Page ______

جیسے: كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ (ہر ایک کو کہہ سنائیں ہم نے مثالیں) اس کی اصل

كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ ہے، تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (یہ سب

رسول فضیلت دی ہم نے ان میں سے بعض کو بعض سے) اس کی اصل بَعْضِهِمْ ہے،

اَيًّا مَّا تَدْعُوْا (جو کہہ کر پکارو تم) اس کی اصل اَیَّ هٰذَيْنِ الْاِسْمَيْنِ سَمَّيْتُمْ ہے)۔

(حرف کے بدلے میں آنے والی تنوین اسم منقوص کی جمع منتہی الجموع کی حالت رفعی و جری کے ساتھ

خاص ہے۔ جیسے: جَوَارٍ، دَوَاعٍ اس کی اصل جَوَارِیُ، دَوَاعِیُ ہے)۔

(۴) تنوین مقابلہ: وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم میں جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں آئے

جیسے: مُسْلِمَاتٌ۔

(۵) تنوین ترنم: وہ تنوین ہے جو اشعار اور مصرعوں کے آخر میں حسن اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لیے

لائی جاتی ہے۔ جیسے:

اَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ وَقُوْلِيْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

کم کر ملامت اے ملامت کرنے والی عورت اور عتاب کو

اور کہہ جب میں صحیح کام کروں کہ اس نے صحیح کیا۔

(اس شعر کے اندر العتابن اسم اور اصابن فعل کے آخر میں تنوینِ ترنم ہے)۔

اَفِدَ التَّرَحُّلُ غَیْرَ اَنَّ رِکَابَنَا   لَمَّا تَزُلْ بِرِحَالِنَا وَکَاَنْ قَدِنْ

کوچ کرنے کا وقت قریب آگیا مگر بے شک ہماری سواریوں کے اونٹوں نے ابھی تک ہمارے کجاوں کے ساتھ کوچ نہیں کیا، حالانکہ شان یہ ہے کہ انھوں نے کوچ کر ہی لیا اس لیے کہ سفر کا عزم پختہ ہے۔

(اس شعر کے اندر قدن حرف کے آخر میں تنوینِ ترنم ہے)۔

(تنوینِ ترنم اسم، فعل اور حرف تینوں پر آتی ہے، اور تنوین کی پہلی چار قسمیں اسم کے ساتھ خاص ہیں)۔

سبق (۴۱)

(۱۰) نونِ تاکید: وہ غیر عامل نونِ مشدد اور نونِ ساکن ہے جو فعلِ مضارع، امر اور نہی کے آخر میں تاکید کے لیے آتے ہوں۔ جیسے: اِضْرِبَنَّ، اِضْرِبَنْ۔

(۱۱) حروفِ زیادت: وہ حرفِ غیر عاملہ ہیں جن کے حذف کر دینے سے اصل معنی میں کوئی خلل نہ ہو۔

جیسے: لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ (میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی)۔

حروفِ زیادت آٹھ ہیں: اِنْ، مَا، اَنْ، لَا، مِنْ، کاف، با، لام۔

Date
Page

(۱۲) حروفِ شرط: وہ حروف غیر عاملہ ہیں، جو دو جملوں پر داخل ہو کر، ایک جملے کے شرط اور دوسرے کے جزا ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ حروفِ شرط دو ہیں: اَمَّا، لَوْ۔ اَمَّا اجمالی تفصیل کے لیے آتا ہے، اور "فَ" کو اس کے جواب میں لانا ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ (لوگوں میں بدبخت اور نیک بخت ہیں، بہرحال جو بدبخت ہیں تو وہ جہنم میں ہیں اور بہرحال جو خوش بخت ہیں وہ جنت میں ہیں)۔ لَوْ دو جملے فعلیہ پر داخل ہوتا ہے اور پہلے جملے کی نفی کی وجہ سے دوسرے جملے کی نفی کرتا ہے۔ جیسے: لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (اگر زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا چند معبود ہوتے تو زمین اور آسمان تباہ ہو جاتے)۔

سبق (۶۲)

(۱۳) لَوْلَا: وہ حرف غیر عامل ہے، جو دو جملوں پر داخل ہوتا ہے اور پہلے جملے کے پائے جانے کی وجہ سے دوسرے جملہ کی نفی کرتا ہے۔ جیسے: لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتے)۔

(۱۴) لامِ مفتوحہ برائے تاکید: وہ حرفِ غیر عامل ہے، جو اسم اور فعل کے شروع میں تاکید کے معنی پیدا کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: لَزَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (واقعی زید عمرو سے افضل ہے)

(۱۵) مَا بمعنی مَا دَامَ: وہ مائے مصدریہ ہے جو اپنے مابعد فعل کو مصدر کے معنی میں کر دے، اور اس سے پہلے مدت یا وقت وغیرہ ظرف محذوف ہوں۔ جیسے: اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِیْرُ میں کھڑا رہوں گا جب تک امیر بیٹھے رہیں گے۔ اصل عبارت ہوگی۔ اَقُوْمُ مُدَّةَ جُلُوْسِ الْاَمِیْرِ۔

(۱۶) حروفِ عطف: وہ حروفِ غیر عاملہ ہیں۔ جو اپنے مابعد کو ماقبل سے جوڑنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔ جیسے: اَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے میرا اکرام کیا)۔

حروفِ عطف دس ہیں: واو، فا، ثُمَّ، حَتّٰی، اِمَّا، اَوْ، اَمْ، لا، بَلْ، لٰکِنْ۔

(اضافہ شدہ در نحو میر)

سبق (۶۳)

مستثنیٰ: ایسا لفظ ہے، جو "اِلَّا" اور اس کے ہم معنی کلمات کے بعد ذکر کیا گیا ہو۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ مستثنیٰ کی طرف نسبت نہیں کی گئی ہے اس چیز کی جس کی نسبت کی گئی ہے مستثنیٰ منہ کی طرف۔

کلمات استثناء گیارہ ہیں: اِلَّا ، غَیْرَ ، سِوٰی ، سَوَاءَ ، حَاشَا ، خَلَا ، عَدَا ، مَاخَلَا ، مَاعَدَا ، لَیْسَ ، لَایَکُوْنُ

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: (۱) مستثنیٰ متصل (۲) مستثنیٰ منقطع

(۱) مستثنیٰ متصل: وہ مستثنیٰ ہے جو لفظِ اِلَّا اور اور اس کے ہم معنی کلمات کے ذریعہ (متعدد یعنی) ذو جزئیات یا ذو اجزاء سے نکالا گیا ہو۔ ذو جزئیات کی مثال: جیسے: جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (میرے پاس قوم آئی زید کے سوا) زید قوم یعنی ذو جزئیات میں شامل تھا، آنے کے حکم سے اسے نکالا گیا ہے۔

ذو اجزاء کی مثال جیسے: قَرَأْتُ الْکِتَابَ اِلَّا نِصْفَہٗ (میں نے آدھی کتاب پڑھی) - "نصف"، کتاب یعنی ذو اجزاء میں شامل تھا، پڑھنے کے حکم سے اسے نکالا گیا ہے۔

(۲) مستثنیٰ منقطع: وہ مستثنیٰ ہے، جو "اِلَّا" اور اس کے (ہم) معنی کلمات کے بعد مذکور ہو اور متعدد یعنی ذو جزئیات یا ذو اجزاء سے نہ نکالا گیا ہو۔ مستثنیٰ کے مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے۔ جیسے: جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا (میرے پاس قوم آئی گدھے کے سوا) گدھا قوم میں شامل نہیں تھا اس لیے اس کو نہیں نکالا گیا ہے۔

Date ______
Page ______

کلامِ موجب: وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی یا استفہامِ انکاری (جو نفی کے معنی کو شامل ہو) نہ ہو۔ جیسے: قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہوا)۔

کلامِ غیر موجب: وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی یا استفہامِ انکاری ہو۔ جیسے: مَا ضَرَبَ زَیْدٌ، لَا تَضْرِبْ زَیْدًا، هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانِ؟ (کیا احسان کا بدلہ احسان کے علاوہ ہو سکتا ہے؟)۔

مستثنیٰ منہ کے مذکور ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مستثنیٰ مفرغ (۲) مستثنیٰ غیر مفرغ

(۱) **مستثنیٰ مفرغ**: وہ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔ اور کلام غیر موجب ہو۔ جیسے: مَا جَاءَنِی إِلَّا زَیْدٌ (نہیں آیا میرے پاس سوائے زید کے)۔

(۲) **مستثنیٰ غیر مفرغ**: وہ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔ جیسے: مَا جَاءَنِی الْقَوْمُ إِلَّا زَیْدًا (نہیں آئی میرے پاس قوم سوائے زید کے)۔

مستثنیٰ کے اعراب کی چار صورتیں ہیں: (۱) وجوبِ نصب (۲) نصب اور ماقبل سے بدل (۳) اعراب بحسبِ عوامل (۴) جر

Date ______
Page ______

(۱) وجوبِ نصب کی چار صورتیں ہیں:

(۱) مستثنیٰ متصل اِلّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو۔ جیسے: جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔
(میرے پاس قوم آئی زید کے سوا)۔

(۲) مستثنیٰ منقطع ہو۔ جیسے: جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا (میرے پاس قوم آئی گدھے کے سوا)۔

(۳) مستثنیٰ "خَلَا اور عَدَا" کے بعد واقع ہو۔ اکثر علماء کے نزدیک اور بعض کے نزدیک مجرور ہوتا ہے، یہ ان کو حرفِ جر مانتے ہیں۔ اور مَا خَلَا، مَا عَدَا، لَیْسَ اور لَا یَکُوْنُ کے بعد واقع ہو۔
تمام علماء کے نزدیک۔ جیسے: جَاءَنِی الْقَوْمُ مَا خَلَا زَیْدًا (آئی میرے پاس قوم
اس حال میں کہ خالی ہے قوم کا آنا زید سے)۔

(۴) مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو، کلامِ موجب ہو۔ جیسے: جَاءَنِی اِلَّا زَیْدًا نِ الْقَوْمُ (آئی میرے
پاس قوم زید کے علاوہ)۔ یا کلام غیر موجب ہو۔ جیسے: مَا جَاءَنِی اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ
(نہیں آیا میرے پاس زید کے علاوہ کوئی)۔

(۲) نصب اور ماقبل سے بدل: اس وقت ہوتا ہے جب کہ مستثنیٰ غیر مفرغ کلامِ غیر موجب میں
اِلّا کے بعد واقع ہو۔ جیسے: مَا جَاءَ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا، اِلَّا زَیْدٌ (نہیں آیا کوئی زید کے سوا)۔

(۳) اعراب بحسب عوامل: اس وقت ہوتا ہے جب کہ مستثنیٰ مفرغ کلام غیر موجب میں اِلّا کے

بعد واقع ہو۔ جیسے: مَا جَاءَنِی اِلَّا زَیْدٌ، مَا رَاَیْتُ اِلَّا زَیْدًا، مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ۔

(۲) جر: اس وقت ہوتا ہے جب کہ مستثنیٰ لفظِ غَیْر، سِوٰی، سَوَاء کے بعد واقع ہو۔ جیسے:

جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ، سِوٰی زَیْدٍ، سَوَاءَ زَیْدٍ (میرے پاس قوم آئی زید کے سوا)۔

یا حَاشَا کے بعد واقع ہو اکثر علماء کے نزدیک۔ جیسے: جَاءَنِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ

(میرے پاس قوم آئی زید کے علاوہ)۔ اور بعض کے نزدیک مفعول بہ ہونے کی

وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔ جیسے: جَاءَنِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدًا (میرے پاس

قوم آئی زید کے علاوہ)۔

سبق (۶۴)

لفظِ غَیْر کا اعراب مستثنیٰ بِاِلّا کے اعراب کی طرح ہوتا ہے۔ مذکورہ تمام صورتوں میں۔

جیسے: جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ، غَیْرَ حِمَارٍ۔ مَا جَاءَنِی غَیْرَ زَیْدٍ مِنَ الْقَوْمِ

مَا جَاءَنِی اَحَدٌ غَیْرَ زَیْدٍ، غَیْرُ زَیْدٍ۔ مَا جَاءَنِی غَیْرُ زَیْدٍ۔ مَا

رَاَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ، مَا مَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ۔

(غیرُ صفت کے لیے وضع کیا گیا ہے، لیکن کبھی استثناء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اِلاَّ

استثناء کے لیے وضع کیا گیا ہے، لیکن کبھی صفت میں استعمال ہوتا ہے۔

اِلاَّ صفت کے لیے اس وقت استعمال ہوتا ہے، جب کہ اِلاَّ کا استثناء کے لیے ہونا "متعذر" ہو

اور یہ اکثر اس وقت ہوتا ہے، جب اِلاَّ کے ماقبل جمع ہو، نکرہ ہو اور اس کے افراد متعین نہ

ہوں۔ جیسے: اللہ تعالیٰ کا قول ہے: لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ یہ

لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ غَیْرُ اللّٰهِ لَفَسَدَتَا کے معنیٰ میں ہے (اگر اللہ کے سوا زمین اور

آسمان میں چند معبود ہوتے تو زمین اور آسمان تباہ ہو جاتے)۔ اور اسی طرح: لَا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ ہے۔ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں))۔

تمّت بالخیر

۳/ جمادی الاولیٰ/ ۱۴۴۳ھ

عامل

- عامل لفظی ۹۸
  - حروف ۴۰
    - حروف عاملہ در اسم ۳۱
      - حروف جار ۱۷
      - حروف مشبہ بالفعل ۶
      - ما و لا مشابہ بلیس ۲
      - لائے نفی جنس ۱
      - حروف ندا ۵
    - حروف عاملہ در فعل ۹
      - حروف ناصبہ ۴
      - حروف جازمہ ۵
  - افعال ۳۸
    - فعل معروف ۱
    - فعل مجہول ۱
    - فعل لازم ۱
    - فعل متعدی ۱
    - افعال قلوب ۷
    - افعال ناقصہ ۱۳
    - افعال مقاربہ ۴
    - افعال مدح وذم ۴
    - افعال تعجب ۲
  - اسماء ۲۰
    - اسمائے شرطیہ بمعنی ان ۹
    - اسمائے افعال بمعنی امر حاضر ۱
    - اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی ۱
    - اسم فاعل ۱
    - اسم مفعول ۱
    - صفت مشبہ ۱
    - اسم تفضیل ۱
    - اسم مصدر ۱
    - اسم مضاف ۱
    - اسم تام ۱
    - اسمائے کنایہ از عدد ۲
- عامل معنوی ۲
  - ابتداء ۱
  - خلو ۱

میزان: سو عوامل = معنوی + اسماء + افعال + حروف

۱۰۰ = ۲ + ۲۰ + ۳۸ + ۴۰

Page

ترکیبی اصول وضوابط

(۱) تمام ظروف وتمام حروفِ جارہ مسند الیہ نہیں بن سکتے۔

(۲) اسمائے ظروف اپنے سے پہلے فعلِ مذکور یا محذوف کے مفعول فیہ ہوتے ہیں۔

(۳) جار، مجرور کا متعلق اگر لفظوں میں موجود ہو تو وہ محلِ اعراب نہیں ہوتا، لہذا اس کا عطف ایسی عبارت پر نہیں کیا جا سکتا جو محلِ اعراب ہو۔

(۴) مصدر اگر مسند ہو، یعنی اس کی اسناد کسی دوسرے اسم کی طرف ہوگی، تو ہی وہ شبہ جملہ ہوگا، اگر اس کی اضافت ہوگی، یعنی وہ مضاف ہو، تو وہ شبہ جملہ نہ ہوگا۔

(۵) اسمائے شرطیہ یعنی ان میں مَن، مَا اور اَیُّ کے بعد آنے والے جملہ میں اگر ان تین اسماء کی طرف لوٹنے والی کوئی ضمیر ہوگی تو یہ ترکیب میں مبتدا واقع ہوں گے۔ اور اگر لوٹنے والی کوئی ضمیر نہ ہوگی تو یہ ترکیب میں مفعول بہ مقدم واقع ہوں گے۔ اور باقی جو اسماء ترکیب میں ہمیشہ مفعول فیہ مقدم واقع ہوں گے، مگر صاحب شرح ماۃ کے نزدیک إِذْمَا مفعول بہ مقدم ہوتا ہے۔

(۶) اَلْمَجْزُوْمُ إِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرَةِ۔

یعنی: ساکن کو ہمیشہ "کسرہ" سے حرکت دی جائیگی۔

(۷) صدرِ صلہ کا جملہ ہونا ضروری ہے، خواہ جملہ اسمیہ ہو یا جملہ فعلیہ۔ البتہ صدرِ صلہ کا شبہ جملہ ہونا صرف ال بمعنی الذی کے ساتھ خاص ہے۔

(۸) اَلتَّصْغِیْرُ یَرُدُّ الْاَسْمَاءَ اِلٰی اَصْلِهَا۔

یعنی: تصغیر اسماء کو ان کی اصل پر لے آتی ہے۔

(۹) تاکیدِ لفظی میں ایک ہی لفظ کا تکرار ضروری نہیں، ہم معنی کلمات سے تاکید لائی جا سکتی ہے۔

(۱۰) کافِ تشبیہ حرفِ جر کا ظرف ہمیشہ مستقر ہوتا ہے۔

(۱۱) سَوَاءٌ کَانَ حَامِدٌ نَائِمًا اَوْ غَیْرَ نَائِمٍ (خواہ حامد سو رہا ہو یا نہ سو رہا ہو)۔ اس طریقے کے جملوں میں لفظ سواءٌ مستوی کے معنی میں ہوتا ہے اور ترکیب میں خبر مقدم بنتا ہے اور مابعد مفرد کی تاویل میں ہو کر مبتدا مؤخر ہوتا ہے۔

(۱۲) یَذْهَبُ حَامِدٌ اِنْ ذَهَبْتَ (اگر آپ جائیں گے تو حامد بھی جائے گا)۔

ایسے مرکبات کی ترکیب میں کوفیین کے نزدیک اِن شرطیہ کا ماقبل جملہ جزائیہ مقدم اور مابعد شرط مؤخر ہوگا۔ جبکہ اہلِ بصرہ نے ماقبل کو دال بر جزا موسوم کیا ہے اور مابعد شرط میں جزا محذوف نکال کر ترکیب کو تمام کیا ہے۔

Date ________
Page ________

(1) فعل مضارع کا عامل رافع امام کسائی کے نزدیک علامت مضارع ہے۔

"اُنا" ضمیر اہل بصرہ کے نزدیک مبنی بر فتحہ ہے۔ الف زائد ہے جو اُنَّ

مصدریہ کے ساتھ التباس سے بچانے کے لیے لایا گیا ہے۔ اہل کوفہ کے نزدیک

مبنی بر سکون ہے۔

مشتق بدل نہیں ہوتا ہے إلّا قلیلاً۔

مشتق
عطف بیان کبھی نہیں ہو سکتا ہے۔

اللّٰہ میں الف لام برائے تعریف نہیں ہے یہ مکمل علم ہے۔

فعل ماضی مثبت کے حال ہونے کے لیے اس سے پہلے قد کا ہونا ضروری ہے
خواہ لفظاً ہو یا تقدیراً ہو۔

میں
جملہ نکرہ کے حکم ہوتا ہے۔

وہ کلمہ جس کے شروع میں الف لام جنس کا ہو وہ نکرہ ہوتا ہے

معنیً، اور معرفہ ہوتا ہے لفظاً تو اس کا موصوف معرفہ اور نکرہ

دونوں طرح ہو سکتا ہے۔

هُوَ ضمیر بصریین کے نزدیک مبنی بر فتحہ ہے، کوفیین

کے نزدیک مبنی بر ضمہ ہے الف اشباع کے لیے ہے والصواب الأول۔

جار مجرور کے متعلق پر تنقید بحث (٦٥) زینی زادہ

العلم لا یوصف، ولا یوصف بہ۔

نائب فاعل کی تعبیر اچھی ہے مفعول مالم یسم فاعلہ سے۔

صلہ: یہ لفظ تین معنی میں استعمال ہوتا ہے (١) صلۃ الموصول

(٢) زائد (٣) وہ حرف جر جس کے واسطے سے فعل متعدی ہو۔

صفات میں ضمائر کے مستتر ہونے پر ایک بحث (٨١)

أَنَّ: حرف تاکید مشبہ بالفعل مبنی علی الفتح۔

إمّا حرف تردید کا أو سے پہلے لانا جائز اور إمّا عاطفہ سے پہلے لانا

واجب ہے۔

المصدر الصّریح أو المؤوّل بہ لا یقع خبرا عن اسم عین۔

أنّ حرف مشبہ بالفعل کی خبر پر أن مصدریہ داخل ہو تو اس کی

ترکیب پر عمدہ گفتگو۔ ۸۶-۸۸

صلے کا محل اعراب نہیں ہوتا ہے ۹۳

من خواصّہ میں من بمعنی بعض وصاف ہو کر اس

میں مبتدا بننے کا بھی احتمال ہے۔

فالمعرب المرکب الف لام بمعنی الّذی ہے۔ شرح رضی

میں اس پر کلام ہے۔

فاعل اسمی کی جمع "فواعل" کے وزن پر آتی ہے۔

یختلف آخرہ لفظا۔ اگر تمیز مانیں تو تمیز نسبت ہے۔

الصّفات إذا کانت بمعنی الثّبوت کالمؤمن والکافر

فاللّام الدّاخل علیہا حرف تعریف۔ ۱۰۶

بالضمۃ رفعًا: اگر تمیز ہے تو تمییز بالضمۃ کے طرف مستور

میں ھما ہے جو لوٹ رہی ہے المفرد المنصوف والجمع المکسر الخ کا طرف

دو مختلف عاملوں کے معمولوں پر عطف کی مثال والفتحۃ نصبا والکسرۃ جرًّا ہے۔

غیر المنصرف ما فیہ علتان ـــ یہ بھی احتمال ہے کہ علتان کو ترکیب میں فیہ کے ظرف کا فاعل قرار دیں۔

۱۱۸ حال میں عامل معنی فعل ہوتا ہے اس کی مثال: والنون زائدۃً

ھذا القول ـ القول بدل ہے ھذا سے

زجاج کے نزدیک غیر منصرف حالت جری میں مبنی بر فتحہ ہوتا ہے

بوقت اضافت تثنیہ کا اعراب تقدیری ہوتا ہے، اس لیے کہ

الف تثنیہ لفظ سے ساقط ہو جاتا ہے اجتماع ساکنین کی وجہ سے۔

من بیانیہ اور اس کا مجرور حال ہوتا ہے اگر پہلے معرفہ ہو، اور اگر نکرہ ہو تو

صفت ہوتا ہے اور بکثرت یہ ما اور مہما کے بعد واقع ہوتی ہے

جامع الدروس ۳/۱۹۵

حروف جر شابہ بالزائد: حاشا، خلا، عدا بھی ہیں۔

لیس، ما، کان منفیہ کی خبر پر ب زائد ہوتا ہے۔ اسی طرح حَسْبُ پر اگر مبتدا ہو۔

کفیٰ کے فاعل پر، فعل تعجب کے دوسرے صیغے پر۔

مِنْ زائد ہوتا ہے نفی یا شبہ نفی کے بعد تحت نکرہ پر، ھل من مزید، ما لکم من نکیر۔

تہذیب النحو ۲۶۶

قد يكون اسم إنّ وأنّ ضمير شان محذوفاً سماعاً إذا وليهما ظرف، أو جار ومجرور، وبعده لا فعل۔

إنّ أنّ کا ضابطہ: يجب إنّ حيث لا يصحّ أن يقوم مقامها ومقام معموليها مصدر، ويجب فتحها حيث يجب أن يقوم مصدر مقامها ومقام معموليها۔ ويجوز الأمران حيث يصحّ الاعتباران۔

جامع الدروس ۳۲۵/۲